REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT R.N. NO. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN — PIN — 143516

جلد ۲۸ شمارہ ۷

مصلح موعود نمبر

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے
REGD. NO. P/GDP. 3

ایڈیٹر:-
محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:-
جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری
PHONE NO. — 35

۱۷ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۱۵ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش ۱۵ فروری ۱۹۷۹ء

پیشگوئی دربارہ مصلح موعود

خدا تعالیٰ کی قدرت اور رحمت اور قربت کا ایک عظیم الشان نشان آسمانی

اوائل ۱۸۸۶ء میں بمقام ہوشیار پور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ نے اسلام کی ترقی اور سربلندی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور چالیس دن لگاتار خصوصی دُعائیں کیں جن کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے حضور کو عظیم الشان بشارات سے نوازا جن کا تفصیلی تذکرہ حضور نے ایک اشتہار میں فرمایا جو اُنہی دنوں بتاریخ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع کیا۔

منجملہ دیگر عظیم القدر بشارات کے حضور کو غیر معمولی صفات کے حامل ایک فرزندِ ارجمند کے عطا کئے جانے کی بھی بشارت دی گئی جس کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ اور اس کی اشاعت زمین کے کناروں تک پہنچنے کا وعدہ دیا گیا۔ اور اس وجود سے قوموں کے برکت پانے کی خبر دی گئی۔ دُوسرے اشتہارات میں اس پسرِ موعود کو مصلح موعود کے صفاتی نام سے بھی پکارا گیا۔

چنانچہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں اس موعود بیٹے مصلح موعود کی نسبت جو الہامی بشارات دی گئیں اُن کا تذکرہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:-

"خدائے رحیم و کریم نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہُوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہُوں جو چاہتا ہُوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لاویں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا اُنہیں جو خُدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اُس کی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھُلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذُریّت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاوّل و الآخر مظہر الحقّ و العلاء کانّ اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور جس کو خُدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وُہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۵ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش

۱۴ چودھویں صدی کا ایک عظیم الشان نشانِ رحمت

پیشگوئی دربارہ مصلح موعود رضؓ

۱۸۸۶ء (۱۳۰۳ہجری) کے اوائل کا واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک پیارے اور برگزیدہ بندے نے اسلام کی سربلندی۔ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان کے اظہار کے لئے ایک خارقِ عادت عظیم الشان نشان کی خاطر ایک خاص اہتمام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کا پروگرام بنایا، اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ـــــ چنانچہ تین خدام کے ہمراہ اپنی جائے سکونت کو چھوڑ کر ایک دوسرے مقام پر جا پہنچا۔ اور وہاں ایک بالاخانے میں فروکش ہوا۔ خادموں کو ہدایت کردی کہ دیکھو! بلاضرورت مجھ سے کوئی بات نہ کرنا۔ اگر میں کوئی بات پوچھوں تو اس کا جواب دے دینا۔ کھانا میرے کمرے میں رکھ جانا اور دوسرے وقت میں آکر برتن لے جانا۔ یہ نہ پوچھنا کہ آپ نے کچھ کھایا کہ نہیں کھایا۔ یا کیا وجہ ہے کہ کھانا جوں کا توں پڑا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ دروازے کی کنڈی اندر سے بند رکھنا۔ اور ملاقاتیوں کو پہلے ہی اطلاع کر دی گئی تھی کہ چالیس روز تک کسی سے ملاقات نہ ہو سکے گی۔

اس کے بعد متواتر چالیس روز تک خدا کا وہ پیارا، اپنے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق، خدا تعالیٰ کے حضور دن اور رات، رات اور دن عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں میں مصروف رہا۔ کوئی دنیاوی غرض مقصود نہ تھی۔ صرف یہ تڑپ تھی کہ خدائے قادر و توانا ایک زبردست نشان، اسلام کی تائید و نصرت کے لئے دکھائے جو خارقِ عادت ہو۔ جو انسانی طاقتوں سے بالا ہو۔ جس سے خدا کی چمکتی ہوئی قدرت ظاہر ہو جائے۔ جس سے اسلام کی برتری ثابت ہو جائے۔ جس سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالتِ شان چمکے اور قرآن مجید کی صداقت و شوکت دوبالا ہو جائے۔

چالیس روز تک کی گئی یہ عاجزانہ و متضرعانہ دعائیں عرشِ الٰہی تک پہنچیں اور قبولیت کا شرف پا کر ایک روح افزا پیغام لے کر لوٹیں۔ چنانچہ خدائے رحیم و کریم نے اس کو مخاطب کر کے فرمایا:ـــ

"میں تجھے رحمت کا ایک نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی...... سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے...... تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو...... سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا...... ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اِس عظیم الشان پیشگوئی کی اشاعت کے بعد اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اس موعود فرزند کی پیدائش کے لئے میعاد بھی مقرر فرمادی۔ چنانچہ فرمایا:ـــ

"ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی نو۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اِس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

(۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

جس وقت یہ بشارت دی گئی خدا کے اُس پیارے بندے کی عمر ۵۱ سال تھی۔ اور بڑھاپے کی اِس عمر میں اس کو بشارت دی گئی کہ:ـــ

- ایک بیٹا تمہارے ہاں پیدا ہوگا۔
- ایسا بیٹا نو۹ سال کے عرصہ کے اندر اندر ضرور پیدا ہو جائے گا۔
- وہ موعود فرزند کم عمری میں فوت ہونے والا نہ ہوگا بلکہ لمبی عمر پائے گا۔
- وہ غیر معمولی صلاحیتوں اور استعدادوں کا مالک ہوگا۔

وہ موعود فرزند دنیاداری کے جھمیلوں میں پڑنے والا نہ ہوگا بلکہ

- دینِ اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔
- اسلام کا شرف اس کے ذریعہ دنیا پر ظاہر ہوگا۔
- کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرے گا۔
- اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔
- قوموں کے لئے برکتوں کے سامان کرنے والا ہوگا۔

لوگوں نے جب یہ پیشگوئی سُنی تو بعضوں نے خوب ہنسی اُڑائی۔ اور بعض مخالفوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ نو۹ سال کے اندر لڑکا پیدا ہونا تو دُور کی بات ہے تین سال کے اندر اندر ان کی سب ذریت ختم ہو جائے گی۔ اور خود اُن کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور قصہ تمام ہو جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو آنکھیں بھی تو عطا فرمائی ہیں، اگر وہ اس سے دیکھیں۔ عقلِ سلیم بھی تو کوئی چیز ہے اگر وہ سوچنے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ دنیا میں انصاف نام کی بھی تو کوئی چیز ہے اگر اس سے وہ کام لیں ـــــ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ اس ۵۱ سالہ ضعیف العمر بزرگ کے گھر میعادِ مقررہ کے اندر واقعی ایک لڑکا پیدا ہو گیا اور وہ لڑکا لمبی عمر بھی پا گیا۔ اور الہامِ الٰہی میں بیان کی گئی تمام خصوصیات اور صفات کا حامل بھی بن گیا۔ اور اس پیشگوئی کے ایک ایک لفظ کا مصداق بن گیا تو اس حیرت انگیز واقعہ کو آپ کیا کہیں گے ـــ؟

خدا کے حضور ایک دن حاضر ہونا ہے۔ سچ سچ بتانا! کیا یہ ایک خارقِ عادت نشان نہ ہوگا؟ کیا یہ ایک محیّر العقول معجزہ نہ ہوگا ـــ!؟ کیا کوئی رمّال۔ نجومی۔ قیافہ شناس بھی ایسی پیشگوئی کر سکتا ہے!؟ کیا کوئی شخص، ۵۱ سالہ عمر رسیدہ نہ سہی کوئی نوجوان ہی ہو، اپنے دل سے ایسی پیشگوئی گھڑ سکتا ہے۔ واللہ نہیں اور ہرگز نہیں ـــ!! یہی تو وہ خارقِ عادت نشان ہیں جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں اور ایک قادر اور حیّ و قیّوم خدا کے وجود کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں۔ اور مقربینِ الٰہی کے حقیقی اور سچے تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔

آپ جانتے ہیں یہ کون شخص تھا؟ جس نے اللہ تعالیٰ کے حضور ایسے خارقِ عادت عظیم الشان نشان کے لئے شبانہ روز چالیس دن تک دعائیں کیں کہ الٰہی ایک ایسا زبردست نشان دکھا جس کے ذریعہ دینِ اسلام کی سربلندی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور قرآن مجید کی شوکت دنیا پر ظاہر ہو جائے ـــ! وہ شخص، خدا کا وہ پیارا اور نیک بندہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام تھا۔ آپؐ کا ایک روحانی فرزندِ جلیل تھا۔ وہ اِس چودھویں صدی کا مجدد تھا۔ وہ مسیح موعود اور مہدیٔ آخر الزمان تھا۔ نام نامی جس کا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی تھا علیہ السلام ـــــ خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق آپؑ نے ہوشیارپور میں چلّہ کشی فرمائی اور وہ عظیم الشان بشارت خدا تعالیٰ سے حاصل کی جس کی آج سے چودہ سو سال پہلے مخبرِ صادق حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں خبر دی تھی کہ

یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ (مشکوٰۃ کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

کہ مسیح موعود جب دنیا میں مبعوث ہوں گے تو شادی کریں گے اور اُن کے ہاں خاص اولاد ہوگی۔ اور جس کی خبر یہود کی کتاب طالمود میں یوں مرقوم ہے:ـــ

" It is also said that he (The promised Messiah) shall die and his kingdom descend to his son and grandson ." (طالمود باب جوزف برکلے باب پنجم مطبوعہ لنڈن ۱۸۷۸ء)

یعنی حضرت مسیح موعود کے گزر جانے کے بعد آپ کے تختِ روحانیت پر آپ کے فرزند اور ان کے بعد آپ کے پوتے متمکن ہوں گے ـــــ اور اُس موعود فرزند کے متعلق امتِ محمدیہ کے ایک بزرگ صوفی شاہ نعمت اللہ ولی علیہ الرحمۃ نے یوں ذکر فرمایا تھا ؎

دورِ اُو چوں شود تمام بکام ❊ پسرش یادگار مے بینم

یعنی جب حضرت مسیح موعود کا زمانۂ حیات کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۹ پر)

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۲ تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مورخہ ۴ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۲ تبلیغ (فروری)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع اہل و عیال تا حال ربوہ کے سفر پر ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بخیریت ہیں۔ الحمد للہ ❊

خطبہ جمعہ

وقفِ جدید کے بائیسویں (۲۲) اور دفتر اطفال وقف جدید کے چودہویں (۱۴) سال کے آغاز کا اعلان

یہ ادارہ بہت اچھا کام کر رہا ہے کام میں مزید حسن پیدا کرنے کیلئے کام کرنیوالوں کی تعداد کو بڑھانا اور ضروری سرمایہ مہیا ہونا ضروری ہے

دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا کرے جو اس نے اس زمانہ میں ہمارے کندھوں پر ڈالی ہیں

میری طرف سے آپ سب کو نیا سال مبارک ہو خدا کرے کہ یہ سال انسانیت کیلئے دنیوی اور روحانی دونوں لحاظ سے مبارک ہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۵ صلح ۱۳۵۸ ہش مطابق ۵ جنوری ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج میرا ارادہ بعض ضروری اور اہم اور بنیادی باتیں کرنے کا تھا۔ لیکن دو ایک روز سے مجھے انفلوئنزا کی ہلکی سی شکایت شروع ہو گئی تھی جس میں آج شدت پیدا ہو گئی ہے اور آج صبح میں نے محسوس کیا کہ مجھے بخار کی سی کیفیت ہے۔ تھرمامیٹر لگایا تو بخار تو نہیں تھا لیکن حرارت ۹۹.۴ تھی اور وہ کیفیت اب زیادہ ہو رہی ہے۔ اس لئے وہ باتیں جن پر کافی وقت لگنا تھا وہ میں اس وقت بیان نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے انشاء اللہ آئندہ جمعہ پر بیان کروں گا لیکن توفیق دینے والا اللہ ہی ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے اور کام کرنے کی توفیق دے۔ ویسے یہ جلسہ کے بعد کا انفلوئنزا تو

ایک چھوٹا سا تحفہ

ہی ہے کیونکہ وہ دوست جن کو جلسے کے ایام میں انفلوئنزا ہوتا ہے وہ بڑے پیار سے بہت قریب آکر باتیں کرتے ہیں اور اس کے وائرس ایک دوسرے کو لگنے والے ہیں وہ مجھے بھی لگ جاتے ہیں اور یہ تحفہ ہم خوشی سے قبول کر لیتے ہیں اور ہمیں دعاؤں کی توفیق ملتی ہے، اپنی صحت کے لئے بھی اور ان لوگوں کی صحت کے لئے بھی جن لوگوں کی طرف سے یہ تحفہ ملتا ہے۔

اس وقت ایک تو میں اس لئے آیا ہوں کہ یہ ہجری شمسی سال کا پہلا جمعہ ہے اور وقت کی ہر تبدیلی دعاؤں کا مطالبہ کرتی ہے۔ ہماری زندگی کی ہر صبح یہ مطالبہ کرتی ہے کہ ہم دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ دن ہمارے لئے مبارک کرے اور

آسمانی برکتوں کا نزول

اس میں پہلے دنوں سے زیادہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح اٹھنے کی دعائیں بھی سکھائی ہیں۔ اور ہر رات ہم سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ ہم دعائیں کریں کہ اے خدا وہ لوگ جو اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں ان کے لئے بھی روشنی کا سامان پیدا کر۔ خدا تعالیٰ نے زمانہ کو اس طرح تقسیم کر کے ہماری زندگی سے یکسانیت کو دور کر دیا ہے اور دنوں کو ہفتوں میں باندھ کر اور ہفتوں کو مہینوں میں باندھ کر اور مہینوں کو سالوں میں باندھ کر اور پھر سالوں کو صدیوں میں باندھ کر اور اس طرح زمانے کے ٹکڑے کئے ہیں ورنہ ہمیں یاد بھی نہیں رہتا کہ کب ہماری زندگی کی ابتداء ہوئی اور بسا اوقات ہم یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ

ہماری زندگی کی کوئی انتہاء

بھی ہے اور آخر ہم نے اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ ہمیشہ خاتمہ بالخیر کی دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ نیا سال میری طرف سے آپ سب کو احمدیوں کو بھی اور نوعِ انسان کو بھی مبارک ہو۔ خدا کرے کہ یہ سال انسانیت کے لئے

خیر و برکت کا سال

ہو۔ دنیوی لحاظ سے بھی اور بین الاقوامی رشتوں کے لحاظ سے بھی اور امنِ عالم کے لحاظ سے بھی۔ اور غلبۂ اسلام کے لحاظ سے بھی۔

دوسری بات جو میں اس وقت مختصراً کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ وقف جدید کے نئے سال کا اعلان میں عام طور پر سال کے پہلے جمعہ کے خطبہ میں کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ آج میں وقف جدید کے ۲۲ ویں اور دفتر اطفال وقفِ جدید کے ۱۴ ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔

وقف جدید ہماری جماعت کا ایک چھوٹا سا شعبہ ہے جسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کی تربیت کے لئے قائم کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور جماعت کو اس میدان میں کام شروع کرنے اور آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کی توفیق دی۔ لیکن جیسا کہ آپ اکثر میری زبان سے سن چکے ہیں آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کا زمانہ آہستہ آہستہ پیچھے رہ گیا اور تیزی سے آگے بڑھنے کا شروع ہو گیا۔ اس میں شک نہیں کہ وقفِ جدید کا کام بہت محدود ہے لیکن ہر کام کے لئے کام کرنے والوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ہر کام کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس نے سفر کرنا ہے اس نے چوری کر کے اور ٹکٹ خریدے بغیر تو سفر نہیں کرنا یہ تو

جماعت احمدیہ کی ریت

ہی نہیں ہے۔ معلمین کے سفروں پر خرچ آتا ہے جو کہ دیہات میں جاتے ہیں اور پھرتے ہیں اور قرآن کریم ناظرہ پڑھاتے ہیں اور بعض کو ترجمہ سے پڑھاتے ہیں اور عام مسائل بتاتے ہیں۔ یہ چھوٹی سطح پر بچوں کی ابتدائی تربیت ہے جنہوں نے کہ پہلے اپنی بدقسمتی سے اسلامی تعلیم حاصل نہیں کی۔ ان کو وہ ابتدائی مسائل سکھاتے ہیں۔ یہ تدبیر کی دنیا ہے اور تدبیر کی دنیا لازمی طور پر تدریجی ارتقاء کی دنیا ہوتی ہے اور تدریجی ارتقاء لازماً ابتدائی باتوں کو بھی اتنی ہی اہمیت دیتا ہے جتنی کہ بہت آگے نکلنے کے بعد ضروری باتوں کو دی جاتی ہے۔ اس لئے معلمین وقف جدید اگرچہ ابتدائی مسائل کی تعلیم دیتے ہیں لیکن ابتدائی مسائل کی تعلیم دینا بھی بہت ضروری ہے۔ مثلاً یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے کہ بازار کے جو آداب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں، ربوہ میں بھی بہت کم لوگ ان سے واقفیت رکھتے ہیں۔ ربوہ کے نظام کو اس طرف بھی توجہ

دینی چاہیئے اور

تعلیمین وقفِ جدید

کو تو بہت سی کتابیں چھپوا کر یا نوٹ لکھوا کر یہ مسائل بتانے چاہئیں تاکہ ہر ایک کے دماغ میں یہ ڈالا جائے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اسلام وحشی کو مہذب انسان بنانے کے لئے اور مہذب انسان کو با اخلاق انسان بنانے کے لئے اور با اخلاق انسان کو باخدا انسان بنانے کے لئے آیا ہے۔ اس کا پہلا مرحلہ تادیب ہے یعنی ادب سکھانا۔ اور انسان کے لئے ہر مرحلے میں سے گزرنا، اس کے مسائل کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اسلام کی تعلیم میں کوئی بھی ایسی چھوٹی بات نہیں اور اسلام کے احکام میں سے کوئی بھی ایسا چھوٹا حکم نہیں جسے چھوٹا سمجھ کر نظر انداز کیا جا سکے۔ اور اس کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والا نہ ہو۔

پس وقفِ جدید اچھا کام کر رہی ہے۔ لیکن اس کے کام میں بھی زیادہ حسن پیدا ہونا چاہیئے۔ اور جماعت کو

کام کرنے والوں کی تعداد

بڑھانی چاہیئے اور کام کرنے کے لئے جس سرمایہ کی ضرورت ہے وہ مہیا ہونا چاہیئے۔ یہ ترقی کر رہے ہیں لیکن میرے پاس بعض دفعہ بعض دیہاتی جماعتوں کی طرف سے بڑے غصے کے خطوط آجاتے ہیں کہ ہم نے کئی بار وقفِ جدید کو لکھا ہے مگر وہ ہمارے پاس معلم نہیں بھیجتے۔ جب آپ نے ان کو اتنے معلم دئیے ہی نہیں کہ وہ ساری ضرورتوں کو پورا کر سکیں تو وہ کیسے ساری ضرورتوں کو پورا کریں۔ پس اس طرف آپ توجہ دیں اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو اہم اور عظیم ذمہ داریاں اس زمانہ میں اس کمزور جماعت کے کندھوں پر ڈالی ہے ان کو وہ اپنے فضل سے پورا کرنے کی توفیق عطا کرے اور اپنے علم سے انہیں علم سکھائے اور اپنی طاقت سے انہیں طاقت بخشے اور دنیا تک اسلام کے نور کو پہنچانے کی اور اسلام کے حسن کو، چمکتے ہوئے اور بغیر گرد و غبار کے صحیح اور منوّر حسن کو، ان کی آنکھوں کے سامنے رکھنے کی توفیق عطا کرے اور ہر میدان اور ہر شعبہ میں

اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب کرے

اور آپ کو بھی اور مجھے بھی صحت دے اور صحت سے رکھے۔

اس کے بعد فرمایا:۔

جیسا کہ میں نے کہا ہے جو بہت اہم باتیں میں آج کہنا چاہتا تھا اگر صحت رہی تو انشاء اللہ وہ اگلے جمعہ کے خطبہ میں آپ سے گفتگو میں بیان کروں گا۔" (الفضل مؤرخہ ۴ فروری ۱۹۷۹ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ فروری ۱۹۷۹ء

ربوہ ۲ فروری۔ آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کمزوریٔ طبع کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا آج جس امر پر میں مختصراً خطبہ دینا چاہتا ہوں وہ اہم اور نہایت ہی اہم مسئلہ احمدی بچوں کی صحت اور ان کی تربیت سے تعلق رکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا کل فیصل آباد کے تیس کے قریب احمدی بچے مجھے ملنے کے لئے آئے تھے۔ میں نے ان سے مختصر ملاقات میں جو بعض باتیں سیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ بعض والدین اپنے بچوں کی صحت کا پورا خیال نہیں رکھتے۔ حضور نے فرمایا دودھ بچوں کی غذا کا ایک ضروری حصّہ ہے۔ اس میں بعض ایسے کیمیاوی اجزاء ہیں جو دماغ اور حافظہ کی نشوونما کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے میں ہر احمدی خاندان سے، ہر جماعت سے اور اس کے عہدیداروں سے اور بالخصوص اطفال الاحمدیہ کی تنظیم سے تعلق رکھنے والے عہدیداروں سے یہ کہوں گا کہ وہ اپنے اپنے ہاں اس امر کا خیال رکھیں اور نگرانی کریں کہ ان کے بچے کو روزانہ کم از کم آدھ سیر دودھ ضرور ملے اور حتی المقدور اچھا دودھ ملے۔ نیز وہ یہ بھی خیال رکھیں کہ یہ دودھ ہضم کرنے کے لئے وہ مناسب ورزش بھی کریں۔ اجتماعی کھیلوں کے علاوہ دوڑنا یا تیز پیدل چلنا بھی بہت اچھی ورزش ہے۔ اگر کوئی بچہ غذا ہضم نہیں کر سکتا تو اس کے لئے ورزش کے علاوہ مناسب ادویہ کا بھی انتظام ہونا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا بچوں کے لئے دوسری نہایت ضروری چیز اخلاقی نگرانی ہے کیونکہ اخلاقی نگرانی کا فقدان آوارگی پیدا کرتا ہے اور آوارگی ذہنوں کو تباہ کر کے بچوں کو ضائع کر دینے کے مترادف ہے۔ ہمارا ایک بچہ بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو ضائع ہو جائے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم بچوں کے کانوں میں شروع سے ہی پیار اور محبت کے ساتھ اسلامی آداب و اخلاق اور اس سلسلہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی باتیں ڈالتے رہیں تاکہ ان کے دلوں میں یہ احساس زندہ رہے کہ ہم دوسروں کی طرح لاوارث بچے نہیں ہیں جن کی پرواہ کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ہم احمدی بچے ہیں جن کی ہر طرح کی نگرانی ہماری جماعت کی ذمہ داری ہے اخلاقی حاکمیت بچوں کے ذہنوں میں جلاء پیدا کرتی ہے اور پھر اخلاق پر اگر روحانی حاکمیت قائم ہو تو وہ صحیح معنوں میں مسلمان اور احمدی بچے بن جاتے ہیں۔ لہذا ہر جماعت کا، ہر احمدی خاندان کا، انصار کا، خدام کا، اطفال کے عہدہ داروں کا احمدی ماؤں کا اور بچوں کی بڑی بہنوں کا اور تمام ان لوگوں کا جن کا کسی نہ کسی طرح بچوں سے تعلق ہے یہ فرض ہے کہ وہ بچوں کی صحتوں کا اور ان کی اخلاقی اور دینی نگرانی کا ایسے طور پر انتظام کریں کہ ہر بچہ خدا اور اس کے رسولؐ کے سکھائے ہوئے آداب پر عمل کر کے ان سے پیار کرنے والا ہو۔ ان کا یہ عزم ہونا چاہیئے کہ کوئی ایک بھی احمدی بچہ ہم نے ضائع نہیں ہونے دینا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

خطبۂ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ ۲۲ اخاء ۱۳۵۷ ہش مطابق ۲۲ اکتوبر بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں تین نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ ایجاب و قبول سے قبل حضور ایدہ اللہ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا ذیل میں درج کیا جاتا ہے ——— ایڈیٹر

آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت دی گئی ہے کہ وہ اللہ جو سب قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے

اموال و نفوس میں بہت برکت

ڈالے گا۔ اس برکت کے بہت سے پہلو ہیں، اور بہت سے طریق ہیں۔ جن سے برکت آتی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ازدواجی رشتوں میں برکت ڈالتا ہے اور نیک اور صالح اور خادمِ دین اولاد پیدا ہوتی ہے۔

ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں میں بھی جن کا آج اعلان ہوگا اپنے وعدے کے مطابق بہت برکت ڈالے اور ان کے بچے

نیک اور صالح اور خادمِ دین

ہوں اور غلبۂ اسلام کے لئے جس قسم کے ذہن اور جس قسم کے دماغ اور جس قسم کے جسم اور وجود چاہئیں وہ اللہ تعالیٰ پیدا کرے۔" (الفضل مؤرخہ ۲۱ ۴/۷۹)

تصحیح اخبار بدر کی اشاعت مجریہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء کے صفحہ ۹ کالم ۱ سطر ۶ پر سہوِ کتابت سے یہ درج ہو گیا ہے کہ "گھانا میں ... ہائر سیکنڈری سکول قائم ہیں۔" جبکہ محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ سلسلہ نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا تھا کہ گھانا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے چالیس پرائمری اور سیکنڈری سکولز قائم ہیں۔ احباب اس کے مطابق اپنے پرچوں میں تصحیح فرمالیں ——— (ایڈیٹر بدر)

جلسہ ہائے مصلح موعود لاہور لدھیانہ اور دہلی

میں

حضرت مصلح موعودؓ کے پُرشوکت اعلانات

(نوٹ:- جلسہ ہوشیارپور کے بعد ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور میں - ۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء کو لدھیانہ میں اور ۱۶ اپریل ۱۹۴۴ء کو دہلی میں عظیم الشان جلسے منعقد ہوئے - جن میں حضرت مصلح موعودؓ نے مصلح موعود کے ظہور کے بارہ میں تقاریر فرمائیں - جلسہ ہوشیارپور کی طرح ان جلسوں میں بھی حضورؓ کی پہلی تقریر کے بعد مبلغینِ اسلام نے تقاریر کیں - اور اس کے بعد حضورؓ نے اختتامی خطاب فرمایا - حضرت مصلح موعودؓ کی ان تقاریر کے بعض اقتباسات ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں:)
(اِدارہ)

———— (۱) ————

جلسہ لاہور میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے خدائے واحد و قہار کی قسم کھا کر نہایت پُرشوکت الفاظ میں اعلانِ عام فرمایا:-

"آج میں اس جلسہ میں اس واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے - اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں - اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دُنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دُنیا میں قائم ہوگی۔"

(الفضل مصلح موعود نمبر ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

———— (۲) ————

جماعت احمدیہ کی عظیم الشان قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں - خدا نے مجھے وہ دِل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں - میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں - میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں - میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کُود جانے کا حکم دُوں تو وہ جلتے ہوئے تنوروں میں کُود کر دکھا دیں - اگر خودکشی حرام نہ ہوتی - اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہو جاتی تو میں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا - خدا نے ہمیں اسلام کی تائید کے لئے کھڑا کیا ہے - خُدا نے ہمیں محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔"

(الفضل مصلح موعود نمبر ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

———— (۳) ————

آپؓ نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا:-

"اے اہلِ لاہور! میں تم کو خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں - میں تمہیں اس ازلی ابدی خدا کی طرف بُلاتا ہوں جس نے تم سب کو پیدا کیا - تم مت سمجھو کہ اس وقت میں بول رہا ہوں - اس وقت میں نہیں بول رہا، **بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے** - میرے سامنے دینِ اسلام کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز بلند کرے گا اس کی آواز کو دبا دیا جائے گا - جو شخص میرے مقابلہ میں کھڑا ہوگا وہ ذلیل کیا جائے گا، وہ رسوا کیا جائے گا وہ تباہ و برباد کیا جائے گا - مگر خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشان بُنیاد قائم کر دے گا - میں ایک انسان ہوں، میں آج بھی مر سکتا ہوں اور کل بھی مر سکتا ہوں - لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خُدا نے مجھے کھڑا کیا ہے ...... اگر دُنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اسلام مغلوب ہو گیا - اگر دُنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے انکار کرنے والے غالب آ گئے تو بیشک تم سمجھ لو کہ میں مفتری تھا - لیکن اگر یہ خبر سچی نکلی تو تم خود سوچ لو - تمہارا کیا انجام ہوگا - کہ تم نے خدا کی آواز میری زبان سے سُنی اور پھر بھی اُسے قبول نہ کیا!"

(الفضل مصلح موعود نمبر ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

———— (۴) ————

جلسہ لدھیانہ کے موقع پر اہلِ لدھیانہ نے سخت مخالفت کی - جلسہ کو رُکوانے کے لئے مظاہرے کئے گئے - نیز جلسہ کو درہم برہم کرنے اور ناکام کرنے کی پُوری کوشش کی گئی - اس موقعہ پر حضُورؓ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"اس وقت اس جلسہ میں لدھیانہ کے لوگ غالباً بہت کم ہوں گے - زیادہ تر بیرونی لوگ ہیں - لیکن اگر یہاں ایک بھی لدھیانہ کا شخص ہے تو میں اُس کے ذریعہ اہلِ لدھیانہ کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ اے لدھیانہ کے لوگو! تم نے میری مخالفت کی اور میں تمہارے لئے دُعا کرتا ہوں - تم نے میری موت کی خواہش کی مگر میں تمہاری زندگی کا خواہاں ہوں کیونکہ میرے سامنے میرے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہے آپ جب طائف میں تبلیغ کے لئے گئے تو شہر کے لوگوں نے آپؐ کو پتھر مارے اور لہولہان کر کے شہر سے نکال دیا - آپ زخمی ہو کر واپس آ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا اگر آپؐ فرمائیں تو اس شہر کو اُلٹا کر رکھ دوں - مگر میرے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے، میرے ماں باپ، میری جان، میرے جسم اور میری رُوح کا ذرہ ذرہ آپ پر قربان ہو - فرمایا کہ نہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے - یہ لوگ ناواقف تھے، نادان تھے، اس لئے انہوں نے مجھے تکلیف دی - اگر یہ لوگ تباہ کر دیئے گئے تو ایمان کون لائے گا؟

سو اے اہلِ لدھیانہ! جنہوں نے میری موت کی تمنّا کی - میں تمہارے لئے زندگی کا پیغام لایا ہوں - ابدی زندگی اور دائمی زندگی کا پیغام، ایسی ابدی زندگی کا پیغام جس کے بعد فنا نہیں اور کوئی موت نہیں - میں تمہارے لئے خدا کی رضا کا پیغام لایا ہوں - جسے حاصل کرنے کے بعد انسان کے لئے کوئی دُکھ نہیں رہتا - اور مجھے یقین ہے کہ آج کی مخالفت کل دلوں کو ضرور کھولے گی - اور دُنیا دیکھے گی کہ یہ شہر انشاء اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے نُور سے منوّر ہوگا - اور میرے کام میں میرا ممد و معاون بنے گا - میں خدا تعالیٰ سے یہی دُعا کرتا ہوں اور اُس کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ ضرور ایسا ہو کر رہے گا۔"

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۹ء)

———— (۵) ————

پھر فرمایا:-

"آج میں اہلِ لدھیانہ کو خبر دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر قدرت اور فضل اور رحمت کے جس نشان کی خبر دی تھی وہ ظاہر ہو چکا ہے۔ جن لوگوں کے کان میں یہ آواز پہنچے وہ ان لوگوں تک اُسے پہنچا دیں جو نہیں سُن رہے اور میں لدھیانہ والوں کو یہ پیغام دے کر بری الذمہ ہوتا ہوں - اور ان کو نصیحت کرتا ہوں کہ وُہ انکار کر کے نقصان نہ اُٹھائیں یہ عظیم الشان پیشگوئی غیر معمولی حالات میں پوری ہو چکی ہے - پہلے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عمر اور غلبہ عطا کیا - پھر جیسا کہ نعمت اللہ صاحب ولی کی پیشگوئی میں چار پانچ سو سال قبل بتایا گیا تھا کہ

پسرش یادگار مے بینم

اور جیسا کہ پہلے انبیاء کی پیشگوئیوں میں بھی بتایا گیا تھا - اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد دی اور پھر ایسا بیٹا عطا کیا جو ان پیشگوئیوں کا مصداق ہے - اور اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے نشانوں کے ساتھ کھڑا کیا - میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ کس رنگ میں اور کس طریق سے اپنے کام کو پُورا کرے گا لیکن یہ ضرور ہے کہ وہ کام ہو کر رہے گا - میرے ذریعہ یا مجھ سے دین سیکھنے والے کسی اور کے ذریعہ، اور جہاں آج دُنیا میں ہر طرف محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے والے موجود ہیں وہاں گھر گھر سے درود کی آوازیں آئیں گی - اور خُدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔"

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۹ء)

———— (۶) ————

حضورؓ کی پہلی تقریر کے بعد محترم جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کے آنکھوں دیکھے ایمان افروز حالات سُنائے - اس کے بعد حضورؓ نے فرمایا:-

"اب میں لدھیانہ کے لوگوں اور ان لوگوں کو بھی جو باہر سے آئے ہوئے ہیں یہ

بتانا چاہتا ہوں کہ یہ آسمان کی آواز ہے جو اللہ تعالیٰ نے بلند کی ہے۔ اسے بند کرنا آسان نہیں ...... جب ہم اسلام کو سچا سمجھتے ہیں تو پھر ہم یہ بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ سچائی کو دنیا میں پھیلائیں۔ ہمارے مخالف اگر ایمان نہ بھی لائیں تو بھی اُن کو چاہیئے کہ ہماری خیر خواہی کے قائل ہوں۔ اور اس بات کو مانیں کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اُن کی ہمدردی کے لئے کہتے ہیں اور کہتے چلے جائیں گے۔ چاہے وہ ہم کو کتنے دکھ کیوں نہ دیں۔ کتنی تکالیف کیوں نہ پہنچائیں۔ خواہ وہ ہمیں آروں سے چیر دیں خواہ شیروں کے آگے ڈالیں۔ پتھروں سے سنگسار کریں۔ پہاڑوں سے گرا کر ہلاک کریں، سمندر میں پھینک دیں۔ ہم خدا کا نام لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے سے رہ نہیں سکتے۔ جب تک ہماری جان میں جان ہے ہم یہ آواز بلند کرتے جائیں گے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ تعلیم ضرور پھیل کر رہے گی۔ اور زبردست سے زبردست قومیں بھی ہمارے رستہ میں اگر کھڑی ہوں گی تو وہ ناکام ہوں گی۔ اور یہ پیغام بند نہ ہوگا پس بہتری اسی میں ہے کہ ہماری آواز کو سنو۔ اپنی عاقبت کی بہتری کے لئے سنو۔ اور اس آواز کو جو اللہ کی طرف سے بلند ہو رہی ہے غور سے سنو اور سمجھنے کی کوشش کرو۔"

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۹ء)

(۷)

جلسہ دہلی کے موقعہ پر ہزاروں افراد فساد اور خون خرابہ کی نیت سے جلسہ گاہ پر حملہ آور ہوئے اور ایک مرتبہ مستورات کے جلسہ گاہ کی طرف بھی رُخ کیا۔ اور جلسہ گاہوں پر شدید سنگباری کی گئی جس کے نتیجہ میں کئی احمدی نوجوان شدید زخمی ہو گئے۔ اس موقعہ پر حضورؓ نے احباب جماعت کو نہایت صبر و سکون کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سننے کی تلقین فرمائی۔ البتہ جب مستورات کی طرف سنگباری شروع کی گئی تو حضورؓ نے ایک سو خدام کو اُن کی حفاظت کے لئے بھجوایا۔ اس موقعہ پر آپ نے فرمایا:۔

"یہ لوگ جو شور مچا رہے ہیں اور گالیاں دے رہے ہیں یہ بھی میری صداقت کی ایک دلیل پیش کر رہے ہیں۔ بھلا جھوٹ سے بھی کوئی ڈرتا ہے اور جھوٹ غالب آ سکتا ہے؟ لوگ ڈرتے اس سے ہیں جس کے متعلق سمجھتے ہیں کہ حقیقی طاقت اس کے پاس ہے۔ اور وہ غالب آ جائے گا۔ ہم وہ باتیں سننے کے لئے تیار ہیں جو یہ لوگ تہذیب اور شرافت سے سنائیں۔ یہ ہماری باتیں سننے سے لوگوں کو روکتے ہیں مگر مَیں ان مولویوں سے کہتا ہوں کہ وہ ہمارے ہاں قادیان میں آئیں اور ہمیں اپنی باتیں تہذیب کو مدِّنظر رکھتے ہوئے سنائیں۔ ہم اُن کی باتیں سننے سے لوگوں کو منع نہیں کریں گے بلکہ انہیں جمع کر دیں گے۔ اور ان سب علماء کا خرچ بھی دیں گے۔"

(الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۴۴ء)

(۸)

اسی موقع پر سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے دُنیائے اسلام کو چیلنج دیتے ہوئے فرمایا:۔

"حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی جس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر مَیں اس وقت کرنا چاہتا ہوں اور جو مصلح موعود کے متعلق ہے اس میں ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا۔ اور یہ ایسی واضح علامت ہے کہ اسے بآسانی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ مَیں جسے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ میرے مقابلہ میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لے لیں مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہوگی۔" (الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۴۴ء)

نیز فرمایا:۔

"مَیں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ بیشک ہزار عالم بیٹھ جائیں اور قرآن مجید کے کسی حصّہ کی تفسیر میں میرا مقابلہ کریں۔ مگر دنیا تسلیم کرے گی کہ میری تفسیر ہی حقائق و معارف اور روحانیت کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔"

پھر آپؓ نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:۔

"مَیں خدا سے خبر پا کر اعلان کرتا ہوں کہ وہ پیشگوئی جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں فرمایا تھا پوری ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے رؤیا میں مجھے اطلاع دی کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق مَیں ہی ہوں۔ مَیں اس خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ یہ رؤیا جس کا ذکر مَیں نے کیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے مَیں نے خود نہیں سنایا۔ اگر مَیں اس بیان میں سچا ہوں اور آسمان و زمین کا خدا شاہد ہے کہ مَیں سچا ہوں تو یاد رکھنا چاہیئے کہ آخر ایک دن میرے اور میرے شاگردوں کے ذریعہ سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ساری دنیا پڑھے گی اور ایک دن آئے گا جب ساری دنیا پر اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ شان کے ساتھ اسلام کی حکومت قائم ہو جائے گی جیسا کہ پہلی صدیوں میں ہوئی تھی۔"

(رسالہ الفرقان قادیان اپریل ۱۹۴۴ء)

مِلّت کے اِس فدائی پہ رحمت خُدا کرے

کلام سیّدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہُ

بڑھتی رہے خُدا کی محبّت خُدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذّت خُدا کرے

توحید کی ہو لب پہ شہادت خُدا کرے
ایمان کی ہو دِل میں حلاوت خُدا کرے

پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خُدا کرے
سرزد نہ ہو کوئی بھی شرارت خُدا کرے

حاکم رہے دِلوں پہ شریعت خُدا کرے
حاصل ہو مصطفےٰؐ کی رفاقت خُدا کرے

راضی رہو خُدا کی قضا پر ہمیشہ تم
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خُدا کرے

پھیلاؤ سب جہان میں قولِ رسُولؐ کو
حاصل ہو شرق و غرب میں سطوت خُدا کرے

اُٹھتا رہے ترقی کی جانب قدم ہمیشہ
ٹوٹے کبھی تمہاری نہ ہمّت خُدا کرے

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر مُلک میں تمہاری حفاظت خُدا کرے

قُرآن پاک ہاتھ میں ہو دِل میں نُور ہو
مِل جائے مومنوں کی فراست خُدا کرے

دجّال کے بچھائے ہُوئے بال توڑ دو
حاصل ہو تم کو ایسی ذہانت خُدا کرے

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نُورِ نبوّت خُدا کرے

قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خُدا کرے

تُم ہو خُدا کے ساتھ خُدا ہو تمہارے ساتھ
ہوں تُم سے ایسے وقت میں رُخصت خُدا کرے

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
مِلّت کے اِس فدائی پہ رحمت خُدا کرے

حضرت المصلح الموعودؓ کی عائلی زندگی!

رقم فرمودہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے

ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں ہوں اُس بچھڑ جانے والے محسن پر جس کی یاد میں آج کچھ کہنے کی کوشش کرنے لگی ہوں۔ یہ محسن ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو قادیان کی مقدس سرزمین میں پیدا ہوا۔ جلد جلد بڑھا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پاگیا۔ لاتعداد انسان اس کی وساطت سے محبوبِ حقیقی سے روشناس ہوئے۔ یہ محسن و محبوب اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عاشق خدا اور عاشق رسولؐ تھا۔ جو اس پیشگوئی کا صحیح معنوں میں مصداق بنا کہ :-

"تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اسی کی کتاب اور اس کے رسول محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکار و تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے"

میں اُس محسن و محبوب کی عائلی زندگی کی یادوں کی ایک نا تمام سی جھلک دکھانے کی کوشش کرتی ہوں یادوں کے یہ چراغ میری تھکی ہوئی آنکھوں کی پلکوں پر رات دن، ہر لحظہ روشن تر ہیں۔ جنہیں دیکھنے والا سوائے محبوبِ حقیقی کے اور کوئی بھی نہیں۔ ہر سال نومبر کی ۸ تاریخ کی رات میرے پائے صبر و استقلال کا امتحان لینے آتی ہے۔

وہ محبوب و محسن اس رات رخصت ہوا تھا جس کی زندگی کا واحد مقصد یہی رہا کہ وہ خدا کے نام کو بلند کرے۔ خدا کے کلام سے دنیا کو روشناس کرے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو چاردانگ عالم میں قائم کر دے۔ وہ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو اس عظیم مقصد کو کما حقہٗ پورا کر کے بانیل و مرام خدا تعالےٰ کے حضور اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوگیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جس عظیم مقصد کے حصول کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا رکھی تھی اسے دیکھتے ہوئے کوئی باور نہیں کر سکتا کہ آپ اپنی گھریلو زندگی میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ باوجود دن رات دینی کاموں میں شدید مصروفیت کے جب کوئی فراغت کا لمحہ آپ کو میسر آجاتا آپ اپنی عائلی زندگی میں بھی پوری دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے نظر آتے۔ اور اس طرح سنتِ نبویؐ کے مطابق یہ ثابت کر دیتے کہ تمام دنیوی کاموں کی سر انجام دہی کے باوجود انسان اللہ تعالےٰ کو پا سکتا ہے اور اس کے دین کی خدمت کے لئے اپنے تئیں وقف کر سکتا ہے۔

گھریلو زندگی کے ہر شعبہ میں دلچسپی

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ گھریلو اور عائلی زندگی کے ہر شعبہ میں پوری دلچسپی لیتے تھے۔ خوشی و غم کے مواقع پر۔ کسی کی بیماری و تکلیف پر۔ لین دین کے معاملات میں۔ عزیز و اقارب دوست احباب کے جذبات و احساسات کا خیال و احترام اور خاطر و مدارات رکھنے میں پوری طرح حصہ لیتے تھے۔ نہ صرف یہی بلکہ گھر کے ان کاموں میں بھی دلچسپی لیتے جو صرف عورتوں سے ہی تعلق رکھتے تھے۔ ایک دفعہ حضور نے مجھے فرمایا کہ آج موسم بہت خوشگوار ہے (ڈلہوزی کے قیام کا ذکر ہے) اگر تم پسند کرو تو میں تمہیں اپنے ہاتھ سے بریانی پکا کر کھلاؤں۔ میں نے اسے محض مذاق سمجھا۔ اور پھر تعجب سے بار بار پوچھا کہ کیا واقعی آپ بریانی پکا سکتے ہیں؟ اس پر آپ نے اپنے کمرے میں بریانی پکانے کے لئے تمام سامان منگوا لیا۔ ایک ایک چیز آپ کے کمرہ میں لائی گئی مجھے پاس بٹھا لیا۔ اور فرمایا اب دیکھتی جاؤ ہمارا یہ کمال بھی۔ مگر مجھے اب بھی یہ یقین نہ تھا کہ آپ خود کچھ پکا سکیں گے۔ میرا غالب خیال یہی تھا کہ ہم میں سے کسی سے پکوائیں گے۔ لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب میں نے یہ دیکھا کہ آپ اس کھانے کے پکانے کا پورا اہتمام خود ہی کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ڈش نہایت لذیذ تیار ہوگیا۔ اور پھر سب گھر والوں سے باری باری آپ استفسار فرماتے کہ بتاؤ میں نے یہ ڈش کیسے تیار کی۔ اور پھر ہنس ہنس کر مجھے بار بار مخاطب کرتے اور فرماتے کیوں اب میرے پکانے کا یقین آیا یا نہیں۔ اسی طرح آپ نے یکے بعد دیگرے چار پانچ ڈش باری باری ہر اچھے موسم میں پکائے۔ کبھی تو آپ صرف ہدایات دیتے جاتے اور کام ہم کرتے۔ کبھی اوپر کا کام ہم سے کرواتے اور کھانے کی تیاری کا اصل کام آپ خود کرتے۔ چنانچہ چند ایک خاص کھانے میں نے حضور ہی سے سیکھے ہیں

مجھے خوب یاد ہے شادی کے بعد پہلی دفعہ جب ہم لوگ ڈلہوزی سیزن گذارنے کے بعد قادیان آئے تو ایک دن خنک موسم میں آپ نے مجھے آتشدان میں آگ جلانے کے لئے فرمایا۔ میں نے اپنی طرف سے کوئلے سُلگانے اور کمرہ گرم کرنے کی بہتری کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئی۔ خاصی دیر گذر جانے پر آپ اپنے کام کو چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہوئے۔ اور پوچھا کہ ابھی تک انگیٹھی گرم نہیں ہوئی؟ میں اپنے دل میں شرمندگی محسوس کر رہی تھی کہ مجھ سے آخر انگیٹھی کیوں نہیں جلتی؟ آپ مسکرائے اور آگے بڑھ کر مجھ سے دیا سلائی لے لی اور پتھر کے کوئلوں کو اس طرح ترتیب دیا کہ پہلے لکڑی کے کوئلے رکھے پھر پتھر کے۔ اور پھر لکڑی کے کوئلوں کو دیا سلائی دکھائی۔ چند لمحوں میں آگ بھڑک اُٹھی۔ اور حضور نے مسکرا کر فرمایا اسے جادو کہتے ہیں۔ میری شرمندگی کو آپ بھانپ گئے۔ اور فرمایا کوئی بات نہیں ہے۔ ابتداء میں کام نہیں آیا کرتے۔ پھر آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ آج ہم نے تمہیں آگ جلانی سکھادی۔

گھر کی تفریحی مجالس

آپ کو ہر قسم کے موسم میں خوب انجوائے (ENJOY) کرنا آتا تھا۔ گرمی سردی برسات، ہر موسم میں جب کبھی تھوڑی بہت کام سے فراغت ہوتی آپ بچوں کو اور دیگر افرادِ خانہ کو بلاتے اور فرماتے میرے پاس بیٹھو۔

سردی کے موسم میں کمرہ گرم ہوتا۔ کبھی سبز چائے، کافی وغیرہ تیار کرنے کو فرماتے خشک میوہ اور تلے وغیرہ بنانے کو کہتے بھونے چنے اور مکئی کے دانے بھی آپ کو مرغوب تھے۔ برسات میں آپ پکوڑوں گلگلوں اور پوڑوں وغیرہ کا اہتمام کراتے خدام کے لئے خاص طور پر ہدایت ہوتی کہ ان کو بھی ہر طرح محظوظ ہونے کا پوری طرح آزادی سے موقعہ دیا جائے۔ گرمیوں میں کبھی شربت بنواتے کبھی آئس کریم اور فالودے وغیرہ۔ لیکن ہم سب کو اکٹھا کرنے کے بعد خود اپنے دینی کاموں میں مصروف ہو جاتے۔ کبھی اس کی تیاری کے متعلق کوئی بات کہہ دیتے۔ کبھی لطیفہ سنا کر محفل کو زعفران زار بنا دیتے

خوشبو سے لگاؤ

آپ کو اعلےٰ قسم کی خوشبو سے ہمیشہ لگاؤ رہا ہے۔ اس حد تک کہ جب کبھی فارغ لمحات میسر آجاتے آپ کی یہ ہوبی تھی کہ آپ عطر دانے کمرہ میں چلے جاتے۔ خواہ شدید گرمی ہو یا کڑاکے کی سردی۔ دن ہو کہ رات آپ عطر بنانے میں مصروف ہو جاتے۔ دلیسی عطر قسم قسم کے اور سینٹ بھی اعلیٰ قسم کے پھر اپنے ہاتھ سے تیار کرتے۔ ہم لوگوں کو اپنے پاس کھڑا کر لیتے۔ عطر تیار کرنے کے دوران بار بار اپنے ہاتھوں کو عطر لگاتے اور پوچھتے اب بتاؤ خوشبو کیسی ہے؟ عطر میں کوئی کمی تو نہیں رہ گئی۔ آپ کے استعمال کے تمام کمرے خوشبو سے معطر رہتے اس حد تک کہ باتھ روم تک میں عطر ہی کی خوشبو ہوتی۔

یوں تو آپ جب کبھی بھی فراغت کا موقعہ ملتا عطر بناتے۔ لیکن عید کے لئے خاص طور پر اہتمام کرتے۔ مختلف قسم کے تقریباً ہر ایک کی پسند کے عطر تیار کر لیتے۔ جب عید کے دن تمام بچے اور دیگر افرادِ اہل بیت آپ کے پاس آتے تو آپ ہر ایک کو اپنے ہاتھ سے عطر کا ہدیہ عطا کرتے۔

ہمارے جذبات و احساسات کا احترام

ایک دن خوب بادل گھرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا چلو جھیل کی سیر کریں۔ عزیزم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سے موٹر اور پک کے انتظام کے لئے کہا۔ حضرت اقدس کے آرام کے لئے ہم لوگ

اکثر ... ڈالیا کرتے تھے۔ چنانچہ ... آہستہ آہستہ ... آہستہ پوری انجین کا چارج ... لے لیتے۔ میرے دل میں آیا کہ اگر حضرت اقدس اجازت دیں تو تھوڑی دیر کے لئے کیپٹن کو ہٹا کر سٹیرنگ اپنے ہاتھ میں پکڑ لوں اور لانچ خود چلاؤں لیکن ڈرتی تھی کہ کہیں حضور اس بات پر ناراض ہی نہ ہو جائیں۔ تھوڑی دیر تک اسی ادھیڑ بُن کی کیفیت میں رہی۔ آخر صبر نہ ہو سکا۔ میں نے حضورؓ سے کہہ دیا کہ اگر تھوڑی دیر کے لئے اجازت دیں تو لانچ میں چلاؤں کیپٹن کو ذرا الگ کر دیتے ہیں۔ کہنے لگے جھیل میں بہت لہریں اُٹھ رہی ہیں کہیں کوئی غلطی نہ کر بیٹھنا پھر آپ نے خود ہی کیپٹن کو یہ بات کہہ دی کیپٹن سٹیرنگ میرے حوالے کر کے خود ایک طرف ہو گیا۔ میں نے کم از کم ۱/۱۵ منٹ لانچ کو چلایا اور سنبھالا۔ آپ اس وقت تک پوری دلچسپی اور توجہ سے دیکھتے رہے۔ پھر فرمایا کہ اب تم بڑی لہروں کے درمیان لانچ کو لے آئی ہو۔ اب بس کرو۔ میری خوشی کی انتہا نہ تھی کہ میری خواہش کس قدر جلد پوری ہو گئی خود حضورؓ نے اس میں دلچسپی بھی لی۔ ... اس طرح چلانے کی تعریف فرمائی۔

... قسم کے واقعات لکھنے سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ حضور کی ہستی و شخصیت وہ تھی جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت میں دن رات سرشار رہتی۔ خدا اور اس کے نام کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے اپنا تن من دھن اپنی محبت سب قربان کر کے رکھ دی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بہبودی کے لئے اپنے آرام و راحت کو قربان کر دیا۔ رات کو جب ساری مخلوقِ خدا آرام کی نیند سو رہی ہوتی۔ آپ مخلوقِ خدا کے لئے۔ اس کی فلاح کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے تھے۔ لیکن باوجود ان تمام باتوں کے گھریلو زندگی میں آپ ہمارے جذبات و احساسات کو قدرتی سمجھتے ہوئے ان کا کس طرح خیال رکھتے تھے ہم پر کبھی ناجائز سختی و دباؤ نہ ڈالتے بلکہ ہماری اس قسم کی خواہشات کو جائز سمجھتے ہوئے ان کا پورا احترام کرتے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہر حالت میں راضی رہتے تھے!

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اور ان کی علالت طول پکڑ گئی آپ ... کے متعلق سخت فکر اور گھبراہٹ ... دعاؤں اور ادویہ کا خاص اہتمام فرماتے۔ بار بار طبیعت پوچھواتے۔ خود دیکھنے جاتے۔ میں دیکھتی تھی کہ آپ کو غیر معمولی بے چینی اور کرب تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہو گئی۔ اور حضرت نواب صاحب فوت ہو گئے تو آپ اس طرح سکون و اطمینان سے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو گئے کہ مجھے حیرت ہوئی۔ اس قدر صبر و تحمل کی مثال ملنی مشکل ہے۔ آپ کو اپنی ہمشیرہ سے (حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ زوجہ حضرت نواب صاحبؓ) جن کے ساتھ یہ حادثہ گذرا تھا انتہائی طور پر محبت تھی۔ ان کی ذرہ بھر تکلیف حضورؓ کو برداشت نہ تھی۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنا منشا پورا کر دیا تو آپ نے اپنے محبوبِ حقیقی کی رضا کے سامنے ہر چیز کو ہیچ سمجھا۔

ہدیہ کی قدردانی

ایک دفعہ میرے ابا جان رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ آپ کو ہڑیال کا گوشت مرغوب ہے۔ آپ اس کے کباب پسند فرمایا کرتے تھے۔ ابا جانؓ نے ہڑیال زندہ پکڑوا کر ایک خاص آدمی کے ذریعہ بھیجا کہ آپ اسے کچھ دن اپنے باغ میں رکھیں پھر جب پسند کریں ذبح کر کے اس کے کباب بنوائیں اس دن میری باری نہ تھی۔ اپنے دفتر سے مجھے فون کیا اور اس معمولی سے ہدیہ پر غیر معمولی رنگ میں خوشی کا اظہار فرمایا۔ آپ کو ہدیہ پیش کر کے انتہائی لطف آتا تھا ہدیہ قبول کر کے اس پر پسندیدگی کا اظہار کرنے کا طریق بہت دلکش ہوتا تھا۔ مجھے فون پر دفتر میں بلایا اور فرمایا کہ ہڑیال کو دیکھو کتنا خوبصورت اور موٹا تازہ ہے۔ شاہ صاحب نے میرے لئے کس قدر اہتمام کیا۔ شکار بھیجا اور پھر اس پر لطف یہ کہ وہ زندہ ہے۔ ابا جانؓ کو اسی وقت شکریہ کا خط لکھا اور ساتھ ہی اس بات کا بھی اظہار کیا کہ شکار بھیجنے والے بھی اگر ہمارے ساتھ مل کر کھاتے تو لطف اور بھی بڑھ جاتا۔ ....

اب غور کرنے کا مقام ہے کہ کس قدر معمولی قسم کا ہدیہ تھا اور کیا ہی وہ ادنےٰ سی چیز تھی لیکن آپ نے جس رنگ میں اسے قبول کیا اور جس پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور اسے اہمیت دی۔ ہدیہ دینے والے کو کیوں نہ اس پر غیر معمولی خوشی ہو!

لباس کی غیر معمولی سادگی

جہاں حضور رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں انتہائی طور پر صفائی و نزاکت، و نفاست تھی وہاں سادگی کی انتہا بھی پورے کمال پر نظر آتی تھی۔ لباس نہایت سادہ۔ بعض اوقات لباس کی اس قدر سادگی میں ناپسند کرتی تھی جب بھی سردی کا آغاز ہوتا آپ کھدر کے پاجامے وغیرہ بنوانے کا ارشاد فرماتے۔ پھر ان سردیوں کے لئے کھدر کے کرتے بھی بنا کرتے۔ یہ دونوں چیزیں مجھے پسند نہ ہوا کرتی تھیں۔ جب کبھی آپ کے لئے یہ لباس بنایا جاتا میں یہ عرض کرتی کہ یہ کپڑے کھردرے ہیں۔ شلوار کے اندر کھدر ... دراز کھولی ہوئی لگتی ہے جو آرام دہ نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح آپ لحاف بھی سوتی پرنٹڈ کپڑا چھینٹ وغیرہ کا بنوا لیتے۔ میں عرض کرتی آپ انگلش بینے بنائے دراز منگوا لیا کریں۔ اسی طرح قمیص ملائم اور عمدہ قسم کے گرم کپڑے کی بنوایا کریں۔ آپ کو آرام اور سکون ملے گا۔ آپ کبھی تو ہنسی میں میرا یہ مطالبہ ٹال دیتے اور کبھی سنجیدگی سے فرماتے تمہیں پتہ نہیں کہ کھدر گرم ہوتا ہے تم مجھے فیشن نہ سکھایا کرو۔ لیکن آخر میں نے حضورؓ کے آرام و سکون کی خاطر کھدر وغیرہ کھردرے کپڑوں کا استعمال ترک کروا دیا۔ اور لباس کی قطع و برید میں بھی اس طرح ترمیم کروائی جس سے حضورؓ کو آرام رہا۔ بعد میں جب حضورؓ کی طبیعت اس قسم کی بوجھل اور سخت چیز کی متحمل نہ ہو سکتی تھی تو آپؓ اکثر فرمایا کرتے کہ تم نے اچھا کیا۔ واقعی اب مجھے اس قسم کے ہلکے اور نرم کپڑوں میں آرام محسوس ہوتا ہے۔

ایک دفعہ میں ڈرائینگ روم سیٹ کر رہی تھی۔ میں نے کافی ٹیبل درمیان میں رکھ کر اس پر کوئی معمولی "ڈیکوریشن پیس" رکھ دیا۔ آپ ملاقات کے لئے اندر تشریف لائے۔ آتے ہی اس پر نگاہ پڑی۔ فرمایا اس ٹیبل کو ہٹاؤ یہاں سے۔ مجھے یہ پسند نہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ یہ کمرہ کے فرنیچر کا حصہ ہے۔ اِدھر اُدھر کونوں میں یہ ٹیبل لڑھکتا پھرتا ہے میں نے آج اسے اس کی صحیح جگہ پر رکھ دیا ہے۔ اب دیکھئے! کمرہ میں اور بھی سامان مختصر سا موجود ہے۔ یعنی صوفے اور پردے وغیرہ آپ نے فرمایا پردے وغیرہ دھوپ گرد و غبار مکھی وغیرہ سے بچنے کے لئے ضروری ہیں۔ صوفے کرسی بھی جب فرش پر بیٹھ کام کرتے کرتے تکان محسوس ہوتی ہے۔ تو پھر ان پر کچھ وقت کام کرنے میں سہولت ہو جاتی ہے۔ اس کافی ٹیبل کی کوئی ضرورت نہیں، اس لئے اس ٹیبل کو ابھی یہاں سے اٹھواؤ۔ چنانچہ وہ اسی وقت وہاں سے اٹھوا دیا گیا۔

خدام پر شفقت

سفروں میں۔ پکنکوں میں باوجود اس کے کہ ہم نے ہر قسم کا انتظام اور اہتمام کر رکھا ہوتا۔ حضورؓ اکثر ہاتھ پر روٹی رکھتے اور اس پر سالن وغیرہ رکھ کر اسی طرح کھاتے پھر ہمسفر عملہ کا خود اس طرح خیال رکھتے کہ اپنے ہاتھ سے کھانا برتنوں میں سے خود نکالتے اور عملہ کے ہر شخص کو دیتے اور ان کا اس حد تک خیال فرماتے کہ کھانے کے تمام لوازمات میں سے ایک ایک چیز عملہ کے ہر فرد تک اپنے ہاتھ سے بھجواتے۔ اچار۔ چٹنی۔ پھل۔ شربت چائے وغیرہ — !

تمام سفر میں علاوہ مقررہ عبادت کے تلاوت قرآن کریم تمام وقت ہی رہتی۔ روانگی سے قبل دعائیں۔ صدقات وغیرہ معمول سے بہت بڑھ جاتے۔

باوجود کام میں غیر معمولی مصروفیت کے اور ایسے کام کے جس کی نوعیت ہی کچھ اور تھی اگر ہم کو اتفاقی اپنا کام پڑ جاتا جس میں ہم لوگ اکیلے ہوتے۔ کوئی اس وقت پاس مددگار نہ ہوتا تو آپ فوری طور پر خندہ پیشانی سے آگے بڑھ کر ہمارے ساتھ مدد کرتے۔ مثلاً کسی وقت بے وقت مہمان ہی غیر متوقع طور پر آجاتے تو آپ اس صورت میں ضرور مدد فرماتے۔ پہلا خیال یہ غالب ہوتا کہ مہمان کی خاطر و مدارات میں تاخیر نہ ہونے پائے۔ اور مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ دوسرا خیال یہی کہ بیوی کے آرام و راحت اس کے جذبات و احساسات کی رعایت ضروری تھی۔

اے جانے والے ہزاروں ہزار سلام اور رحمتیں آپ پر ہوں اور ہزاروں ہزار افضال و برکات کا نزول آپ کے نیک آپ کے فرزند دلبند ایّدہُ اللہ بنصرہِ العزیز پر۔ خدا کرے یہ کاروانِ اسلام اس کی قیادت میں ہمیشہ ترقی کی اعلیٰ شاہراہوں پر گامزن رہے۔ یہ سورج تمام اکنافِ عالم میں پوری آب و تاب کے ساتھ چمکے اور چمکتا چلا جائے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین ۔

(منقول از بدر مصلح موعود نمبر ۱۲)

اک وقت آئیگا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

ہمارے ہوشمند بھائیوں کے غور و فکر کے لئے ـــ!

پیشگوئی مصلح موعود کے بارہ میں ـــ چند روشن حقائق

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو موعود فرزند کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بشارت ملی اس کو حضورؑ نے بذریعہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع فرما دیا اس موعود کے منجملہ اوصاف کے مندرجہ ذیل اوصاف حمیدہ بیان کئے گئے ہیں:-

"فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاوّل و الآخر مظہر الحق والعلا کأنّ اللہ نزل من السّماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وکان امراً مقضیاً۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

(۲)

"مصلح موعودؓ" کے نام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سبز اشتہار میں فرماتے ہیں:-

"مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے اور پھر دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضلِ عمر بھی رکھا گیا ہے۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

(۳)

سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد رضی اللہ عنہ کی پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی اس کی اطلاع دینے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار بعنوان "تکمیلِ تبلیغ" شائع فرمایا اس میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدائے عزّ و جل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر بھی دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔" اور نیز

(۴)

سیدنا حضرت محمود احمدؓ کی پیدائش کے بعد سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات تک اپنی مختلف تصانیف مثلاً سراج منیر، انجام آتھم، تریاق القلوب، نزول المسیح، اور حقیقۃ الوحی میں اس امر کا تحدّی سے اعلان فرمایا کہ سیدنا محمودؓ کی پیدائش حضور علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہے حضورؑ اپنی تصنیف "حقیقۃ الوحی" میں فرماتے ہیں:-

"میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں ایک دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے یہ بشارت ہے کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ ۷ کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۰)

(۵)

سیدنا محمودؓ کی عفت و پاکیزگی کے بارہ میں اکابرین غیر مبائعین کی متفقہ شہادت ۱۹۱۴ء میں جب سیدنا محمودؓ تختِ خلافت پر متمکن ہوئے ان کے ترجمان اخبار پیغام صلح لاہور میں یوں درج ہے:-

(الف) "اس میں کسی ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند صاحب علم۔ صاحبِ عفت، اور صالح اور نیک اطوار اور آئمۃ الہدیٰ ہونے کے ہر طرح قابل ہیں اور سب فرزند بلاشبہ روحانی و جسمانی دونوں معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود کی آل ہیں اور انّ اللّٰہ معک و مع اھلک کے الہام کے پورے مصداق ہیں۔"

(ب) پیارے ناظرین ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم صاحبزادہ صاحب (سیدنا محمودؓ) کو اپنا ایک بزرگ اور پیر اور ملجاء و ماویٰ سمجھتے ہیں اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں اور دل سے ان سے محبت کرتے ہیں واللّٰہ علیٰ ما نقول شہید صرف اعتقاد میں فرق ہونے کی وجہ سے ہم ان سے بیعت نہیں کر سکتے۔"

(پیغام صلح لاہور لیڈنگ آرٹیکل ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

(۶)

جب سیدنا حضرت محمودؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "الوصیت" کے مطابق قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر یعنی دوسرے خلیفہ اور جانشین منتخب ہوگئے تو اکابرین غیر مبائعین کی طرف سے مطالبہ ہوا کہ

(الف) اخبار پیغام صلح کا مطالبہ:-

"ہمیں حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کے موعود لڑکا ہونے میں کوئی عذر نہیں اور نہ ہمیں مسیح موعود کے لڑکوں میں سے کسی لڑکے کی جانشینی کا کوئی سوال ہے صرف اس موعود لڑکے کے متعلق مسیح موعود نے الوصیت میں یہ علامت بتلائی کہ وہ قرب اور وحی کے ساتھ مخصوص کیا جائے گا سو وحی اور مامور ہونے کا ہمیں انتظار رہے اور کسی بات سے انکار نہیں۔"

(پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء صفحہ ۵)

(ب) خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم رسالہ "اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب" میں تحریر فرماتے ہیں

"آخر میں التماس حضرت میاں صاحب (سیدنا محمودؓ) کی خدمت میں یہ بھی کرتا ہوں..... اگر وہ الہاماً مامور ہیں تو بروئے حلف اعلان کریں کہ میں الہاماً کھڑا کیا گیا ہوں اور میں وہی ہوں جس کا وصیت میں ذکر ہے اور مجھے الہاماً اطلاع دی گئی ہے کہ قدرتِ ثانیہ کا میں مظہر ہوں بہ چشم ما روشن دلِ ماشاد۔ کون چاہتا ہے کہ وہ دن قریب نہ آویں کم از کم میں اپنے متعلق فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس حلف کے بعد مجھ پر حرام ہوگا کہ میں حضرت میاں صاحب کے عقائد کے خلاف کچھ لکھوں..... میں قبول کر لوں گا یا دعاؤں میں لگ جاؤں گا۔ بہرحال میں خاموش ہو جاؤں گا... اگر وہ مصلح موعود ہیں تو پھر وہ حلفاً بیان کریں کہ آیا الہاماً ان کو اطلاع ملی کہ وہ وہی فرزند ہیں جس کا اشارہ سبز اشتہار میں ہے۔"

(اندرونی اختلافات سلسلہ صفحہ ۶۲ مطبوعہ دسمبر ۱۹۱۴ء)

(۷)

حضرت سیدنا محمودؓ اپنی خلافتِ حقّہ اور دعویٰ مصلح موعود کے بارہ میں حلفاً بیان فرماتے ہیں:-

(الف) اسی قادر و توانا خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ باوجود ایک سخت کمزور انسان ہونے کے مجھے خدا تعالیٰ نے ہی خلیفہ بنایا ہے اور میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس نے آج سے ۲۲-۲۳ سال پہلے مجھے رؤیا کے ذریعہ بتا دیا تھا کہ تیرے سامنے ایسی مشکلات آئیں گی کہ بعض دفعہ تیرے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہوگا کہ اگر یہ بوجھ علیحدہ ہو سکتا ہو تو اسے علیحدہ کر دیا جائے مگر تو یہ بوجھ ہٹا نہیں سکے گا اور یہ کام تجھے بہرحال نباہنا پڑے گا اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔

(اخبار الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء)

(ب) ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کو سیدنا محمودؓ نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا اس خطبہ میں حضورؓ اپنی ایک عظیم الشان رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے اپنی مشیّت کے ماتحت آخر اس امر کو ظاہر کر دیا اور مجھے اپنی طرف سے علم بھی دے دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔"

(الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء)

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

قومیں اُس سے برکت پائیں گی

از مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے اپنے مبشر فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعودؓ کے بارہ میں بے شمار خصوصیات الہاماً بتائی تھیں۔ جن کو آپ نے اپنے اشتہارات و کتب میں شائع فرمایا ہے۔ ازاں جملہ یہ بھی بتایا تھا کہ یہ وہ فرزند ہے

"جس کا نزول بہت مبارک .... ہوگا"

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی الہاماً بتایا گیا تھا کہ

كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔

گویا حضورؓ کو سب برکات بطفیل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوں گی۔ اور آپ کے بعد خدا تعالیٰ حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ ساری دُنیا کی قوموں کو ان برکتوں سے متمتع فرمائے گا۔ جیسا کہ پیشگوئی مصلح موعودؓ کے متن میں جو الہامی عبارت ہے اس اجمال کی تشریح بھی موجود ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

"تیرا گھر برکتوں سے بھرے گا۔ اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی۔ اور مَیں تیری ذُرّیت کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور برکت دوں گا..... اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی...... خدا تیری برکتیں اِرد گرد پھیلائے گا۔ اور ایک اُجڑا ہُوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذُرّیت منقطع نہیں ہوگی۔ اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ مَیں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور اُن کے نفوس و اموال میں برکت دُوں گا۔ ..... وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبّت ڈالے گا۔"

اس پیشگوئی کی عظمت و اہمیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اشتہار مورخہ ۲۲؍مارچ ۱۸۸۶ء میں یوں بیان فرمائی ہے:-

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و افضل و اتم ہے۔ کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دُعا کر کے ایک رُوح واپس منگوایا جاوے .... جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت ہی کلام ہے۔ مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و ببرکتِ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوندِ کریم نے اس عاجز کی دُعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت رُوح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی **ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین میں پھیلیں گی**۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیائے موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردوں کی بھی رُوح دُعا سے واپس آتی ہے۔ اور اس جگہ بھی دُعا سے ایک رُوح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان رُوحوں اور اس رُوح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

اسی فرزند کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے یہ بھی ظاہر فرمایا:-

"ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔"

حضورؑ فرماتے ہیں جب الہام ہُوا

"تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے۔ تین اُن میں سے تو آم کے تھے مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہاں کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر میرے دِل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہاں کے پھلوں میں سے نہیں ہے **وہی مبارک لڑکا** ہے۔ کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مُراد اولاد ہے۔"

(اقتباس از مکتوب مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء بنام حضرت خلیفہ اوّلؓ مکتوبات جلد پنجم ۲)

سبز اشتہار کے ذریعہ تولّدِ مصلح موعودؓ کی بشارت اور بیعت کے بارہ میں الہام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اشتہار مورخہ ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء میں دو مبشر لڑکوں کی ولادت پر مشتمل پیشگوئی شائع فرمائی تھی۔ اس پیشگوئی کے مطابق پہلے لڑکے کی پیدائش ۷؍اگست ۱۸۸۷ء کو ہوئی اور جیسا کہ پیشگوئی میں ذکر تھا

"خوبصورت اور پاک لڑکا مہمان آتا ہے"

وہ فرزند چند روز زندگی گزار کر نومبر ۱۸۸۸ء میں اس دُنیا کو چھوڑ گیا اور اپنے خدا سے جا ملا۔ مگر اس پیشگوئی میں دُوسرے لڑکے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا گیا تھا کہ اس کی پیدائش ۹ سال کے اندر ہوگی۔ چنانچہ حکمتِ الٰہی نے عجیب رنگ میں اس کا ظہور مقدّر فرما رکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کے مندرجہ ذیل وعدے توام کیفیت کے حامل ہیں۔ مثلاً

(۱) ولادتِ مصلح موعودؓ اور اذنِ بیعت کا ایک ہی اشتہار کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمایا۔

(۲) حضرت مصلح موعودؓ کی ولادت ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء میں ہوتی ہے اور جماعت احمدیہ کی پیدائش یعنی بیعتِ اُولیٰ جو لدھیانہ میں ہوئی اس کی تاریخ ۲۰؍رجب ۱۳۰۶ ہجری، مطابق ۲۳؍مارچ ۱۸۸۹ء ہے۔ یعنی قریب قریب بیک وقت دونوں باتیں ظہور میں آئیں۔

(۳) اِدھر آپ کو یہ بشارت ملی کہ خدا تعالیٰ آپ کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ اور اُدھر یہ بشارت ملی کہ آپ کو وہ فرزند دیا جائے گا جو "فضلِ عمر" ہوگا۔ "قومیں اُس سے برکت پائیں گی"۔ اس میں صریح اشارہ ہے کہ آپ کے فرزند حضرت عمرؓ کی طرح آپؑ کے دوسرے خلیفہ ہوں گے۔ اور ان کے مبارک زمانہ میں یہ دونوں باتیں ظہور میں آئیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔

حضورؓ کا مسندِ خلافت پر متمکّن ہونا اور برکاتِ الٰہی کا ظہور

یوں تو حضرت مصلح موعودؓ بچپن سے ہی بہت ہونہار تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش اور دُعاؤں کے مطابق خدا تعالیٰ نے آپ کو جلد جلد پروان چڑھایا اور ۲۵ سال کی عمر میں خلافتِ ثانیہ کا تاج آپؓ کے سر پر پہنایا۔ پھر ۱۹۴۴ء میں الہاماً آپ پر ظاہر فرمایا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق آپ ہی ہیں۔ چھوٹی سی عُمر میں خلافت جیسے عہدۂ جلیلہ پر جلوہ افروز ہوتے ہی وہ قابلیتیں اور اوصاف جو بالقوّۃ آپ میں موجود تھے، ظہور میں آنے لگے۔ اور آپ نے ایک لحاظ سے بالکل نئے سرے سے جماعت کا نظم و نسق قائم فرمایا۔ آپ کے ۵۲ سالہ دَورِ خلافت میں یہ جماعت اپنی اصل تعداد سے بفضلہٖ تعالیٰ کئی گنا بڑھی۔ اور چند لاکھ سے ترقی کر کے کروڑ کی سرحد تک پہنچی۔ آپ کے ذریعہ تعلیم و تربیت پانے والے آپ کے شاگردوں نے علم و عمل کی دولت سے مالا مال ہو کر ایسی فدائیت سے کام کیا کہ ہر جگہ وہ بفضلہٖ کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ اور کئی اُن میں سے ہدایت سے محروم اور ویران علاقوں کے لئے آدمِ احمدیت ثابت ہوئے۔ اس لحاظ سے جن اقوام میں آپؓ نے ایسے کارکن بھجوائے جن کے ذریعہ اُن قوموں کے افراد اپنی اپنی قوم سے نکل کر جماعتِ احمدیہ میں شامل ہوتے چلے گئے وہ حسب ذیل ہیں:-

کل ہندوستان۔ افغانستان۔ امریکہ۔ برطانیہ۔ یورپ۔ متعدد جزائر۔ عرب ممالک۔ افریقہ۔ چین وغیرہ۔ ان ممالک میں جیسے جیسے احمدیت کی تبلیغ ہوتی گئی بفضلہٖ ان اقوام کے افراد کو جماعتِ احمدیہ میں شمولیت کا فخر حاصل ہوتا گیا۔ جو انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے ان تمام اقوام کے افراد کے لئے جن کو جماعتِ احمدیہ کے ممبر بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ دینی و دُنیاوی۔ علمی اخلاقی اور رُوحانی لحاظ سے برکات سے متمتع ہونے کا موجب بنی۔ خدا تعالیٰ ان سب کو روز افزوں استحکام و ترقی بخشے۔ آمین۔

آپؓ کی عمومی برکات

انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے مثالیں پیش کرنے کا یہ مختصر مضمون متحمل نہیں ہو سکتا۔ البتہ خلاصۃً ان کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ وُہ برکات جو آپؓ کے وجود کے ذریعہ مختلف قوموں نے حاصل کیں اُن کی کیفیتوں اور اقسام میں بہت تنوّع پایا جاتا ہے۔ مثلاً بہت سی قوموں کے افراد کے حق میں اُن کی درخواستوں پر آپ کی دُعاؤں کا قبول ہونا اور اُن کے لئے خیر و برکت کے سامانوں کا پیدا ہونا۔ ایسے بے شمار لوگوں کا مشکلات سے نجات پانا۔ یعنی کسی کا صاحبِ اولاد ہونا۔ کسی کا امراضِ مہلکہ سے شفا پانا۔ کسی کا اخلاقی کمزوریوں سے مخلصی حاصل کرنا۔ کسی کا اپنے ذاتی مسائل و معاملات کیلئے

رہنمائی حاصل کر کے برکت حاصل کرنا۔ کسی کا مذاہب کے بارہ میں آپ کے علوم کی افادیت سے خطرناک اور نقصان دہ عقائد سے تائب ہو کر اپنے بُغض کو دُور کرنا۔ اسی طرح قوموں مُلکوں اور حکومتوں کے سربراہوں کو بروقت ان کی خیر خواہی کے کلمات پہنچا کر اُن کو خطرات سے بچانا۔ اور اُن کو اپنی عاقبت سنوارنے یا دنیاوی بھلائی حاصل کرنے کے مواقع بہم پہنچانا۔ کئی قوموں کے افراد جو پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینا اپنا معمول بنائے ہوئے تھے۔ اُن کا آپ کے علوم کی افادیت سے دُشمنی کو ترک کرنا۔ اور اُن کے دِل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ادب و احترام کے خیالات پیدا ہونا۔ بعض کی دُشمنی کا فرو ہوجانا یا کم ہوجانا۔ اور بعض کا گالی دینے والوں کے زمرہ سے نکل کر مدّاحوں کے زمرہ میں آجانا۔ بعض کا جھوٹے خداؤں سے بیزار ہو جانا حقیقی خُدا کے نشانوں سے متاثر ہوجانا۔ جن کے دِل میں پہلے آنحضرت صلعم کی محبت کم تھی یا بالکل نہ تھی، اُن کے دلوں میں آپ کی محبت کا جوش بھر جانا۔ جنہیں پہلے قبولیتِ دُعا ایک ڈھکوسلا معلوم ہوتا تھا ایسے بے شمار لوگوں میں قبولیتِ دُعا کا یقین پیدا ہوجانا۔ جو پہلے بہت سے امراض کو لاعلاج سمجھتے تھے ان کا صحت یاب ہوکر زندگی کی برکت کو حاصل کرنا۔ اسیروں اور غلام قوموں کا آپ کی زرّیں نصائح، افادات کے ذریعہ نیز دُعاؤں کی برکت سے آزادی حاصل کرنا۔ اور بعض حکمران قوموں کا ان کے مطابق ماتحتوں سے حسنِ سلوک کرنا۔ اور اُن کی آزادی کے حق کو تسلیم کرنا۔ یا اُن کا حق ادا کرنا وغیرہ وغیرہ۔

آپؓ کی برکات کا تسلسل

خدا تعالیٰ نے اس اعتبار سے بھی آپؓ کو بہت خوش نصیب وجود بنایا تھا۔ حضور نے اپنی کُتب میں بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی ابراہیمی برکات عطا فرمائی ہیں۔ اور آپ کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وُہ آپ کے بعد آپ کی ذُرّیت اور نسل میں اسماعیلی اور اسحاقی دونوں طرح کی برکات جاری رکھے گا۔ آپ کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے آپ کی یہ برکت بھی جماعت کو اور دُنیا کو دکھا دی ہے کہ آپ کے فرزند اکبر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو برحق خلیفۂ ثالث بنا دیا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کی عُمر اور کاموں میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

ابھی تو اِس پیشگوئی کے ظہور پر تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہے۔ اس کا دائرہ تو بفضلہ آہستہ آہستہ وسیع ہوکر بتدریج مکمّل ہوگا (انشاء اللہ) جس کو ابھی سے عالمِ تصوّر میں بھی نہیں لایا جا سکتا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ جو برکات کا وعدہ تھا اُسے اگر اُن کے اپنے زمانہ میں دیکھا جائے تو موجودہ وقت کے مقابلہ میں بہت ہی نامعلوم تھا۔ لیکن اب شاید کوئی آسمان کے تمام ستاروں کے گننے میں کامیاب ہوجائے۔ لیکن اُن کی ساری نسل کو کوئی نہیں گن سکتا۔ اور نہ کسی پیمانے سے اُس کی کیفیت اور کمیت کو جانچ سکتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ اُن کو وفات کے بعد ملا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارو ہرگز
یاد آئیں گے تمہیں میرے سخن میرے بعد

حضرت مصلح موعودؓ دُنیا میں آئے اور اپنی بابرکت زندگی کے دن گزار کر چلے گئے۔ ابھی کروڑوں لوگ ان کے وجود کی برکات سے ناآشنا ہیں۔ مگر وُہ زمانہ بھی جلد جلد قریب آرہا ہے کہ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بارہ میں آں موصوف کی یہ بات پوری ہوگی انشاء اللہ کہ ؎

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

ڈسٹرکٹ لائبریری ڈبرُوگڑھ (آسام) کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ

محترمہ مہر النساء بیگم صاحبہ ہمشیرہ پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم آسام ایک مخلص احمدی دُعا گو اور تبلیغ کا شوق وجذبہ رکھنے والی خاتون ہیں۔ نظارت ہذا سے اکثر دینی لٹریچر منگوا کر زیرِ تبلیغ افراد میں تقسیم کرتی رہتی ہیں۔ چند دن قبل جماعت کی طرف سے ڈسٹرکٹ لائبریری ڈبرو گڑھ میں بھی لٹریچر رکھوایا۔ فجزاھا اللّٰہ احسن الجزاء۔

خاتونِ موصوفہ معمّر ہیں۔ وہ اپنے مکتوب میں تحریر فرماتی ہیں کہ ایک آنکھ کی بینائی بہت کمزور ہوگئی ہے۔ احبابِ کرام اُن کی اچھی بینائی اور اچھی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اُن کو خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ اور اُن کی تبلیغی مساعی بارآور ہوں۔ اور آسام میں بھی مضبوط جماعتیں قائم ہوجائیں۔

چند ماہ قبل آسام کے چند علماء نے قادیان میں آکر لٹریچر پڑھ کر مسائل پر گفتگو کرکے اور حالات کو آنکھوں سے دیکھ کر برضا ورغبت خود بیعت کی تھی۔ احباب ان نو مبائعین کی استقامت کے لئے دُعا فرمائیں۔ (ناظرِ دعوۃ وتبلیغ قادیان)

جماعتِ احمدیہ شیموگہ کی تبلیغی مساعی!

بفضلہٖ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ شیموگہ ایک مخلص جماعت ہے۔ اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتی ہے۔ اور خاص کر مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتی ہے۔ چندوں کی بروقت وصولی کی وجہ سے مرکز میں ایک نمونہ کا رنگ رکھتی ہے۔

جماعت نے حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے موضوع پر تبادلۂ خیالات کی دعوت پر مشتمل دی برٹش کونسل آف چرچز کا جاری کردہ مفصّل بیان اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوت قبول کرنے کے عہد آفرین اعلان کا مکمل متن مقامی زبان کنڑا میں دس ہزار دیدہ زیب صورت میں جس کے اوّل صفحہ پر حضور پُرنور کا فوٹو اور آخری صفحہ پر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے مقبرہ کا فوٹو ہے شائع کیا۔ اور اس کی تقسیم کے لئے خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ نے ہر اتوار کو پروگرام بنا کر شیموگہ، بھدراوتی، ساگر، رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے چرچز میں تقسیم کیا۔ نیز پادریوں اور دوسرے احباب سے تبادلۂ خیالات بھی ہُوا۔

اسی طرح موجودہ زمانہ میں ہولناک تباہی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئیاں، اور میری سندیش (پیغامِ صلح) کو بھی کنڑا زبان میں شائع کرکے کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ پروگرام کے مطابق اس لٹریچر کو کرناٹک اسٹیٹ میں تقسیم کرنا ہے۔

تمام احبابِ جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ اور جماعتِ احمدیہ شیموگہ کی حقیر کوششوں اور قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

اِس جگہ یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ کنڑا زبان میں لٹریچر کی اشاعت کے لئے مکرم محمد یوسف صاحب بی۔کام۔ ایڈیٹر "یگادرشی" منگلور بہت تعاون کر رہے ہیں۔ احبابِ جماعت موصوف کے لئے بھی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۹ر تبلیغ (فروری) کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان نے مکرم قریشی عبد القادر صاحب اعوان درویش ولد حضرت حافظ محمد امین صاحب رضی اللہ عنہ کا نکاح مسماۃ رابعہ بیگم صاحبہ بنت مکرم رحیم اللہ صاحب مرحوم آف امروہہ کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر کے عوض پڑھا۔

احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجبِ رحمت و برکت کرے۔ اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ مکرم قریشی عبد القادر صاحب اعوان، مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم سابق ناظر بیت المال خرچ کے بھائی ہیں۔ اسی خوشی کے موقعہ پر موصوف نے اعانتِ بدر، مساجد فنڈ اور شکرانہ فنڈ میں پانچ پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ۔

(ایڈیٹر بدر)

ولادت

جبنوکر

مورخہ ۱۲ر فتح ۹۔ ۱۹۷۹ء بروز اتوار اللہ تعالیٰ نے عزیزم شفیق احمد و ناصرہ تسنیم سلمہا کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود خاکسار کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، نیک اور خادمِ دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار کی اہلیہ بھی ذیابیطس کے عارضہ کی وجہ سے بہت کمزور ہیں۔ اُن کی صحت کے لئے جملہ درویشانِ کرام اور دیگر احباب کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: بشیر احمد دہلوی
نزیل کراچی

"مصلح موعود" کے ذریعہ زمین کے کناروں تک تبلیغ اسلام

"اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا"

جاوید اقبال اختر

اسلام کے ایک زندہ اور تاقیامت رہنے والا مذہب ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مذہب اسلام کی حفاظت کا ذمہ اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور ساتھ ہی قرآن کریم میں اسلام کی مثال ایک شجرۂ طیبہ سے دی ہے کہ وہ ایک پاک درخت کی طرح ہے جو ہر وقت اپنے رب کے اذن سے تازہ اور شیریں پھل دیتا رہتا ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کامل دینِ اسلام کی بنیاد رکھی گئی اور اسلام کے کامل دین ہونے کے سبب یہ انتظام بھی فرما دیا گیا کہ آخری زمانہ میں بھی دینِ اسلام کو دیگر ادیان پر غلبہ عطا کرنے کے لئے مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کی بشارت دے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب دنیا میں تشریف لائینگے تو شادی کریں گے اور ان کے اولاد بھی پیدا ہوگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ مسیح موعود آکر شادی کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انہیں خدا تعالیٰ ایک جلیل القدر صالح فرزند عطا کرے گا جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا اور خدا تعالیٰ کے مقرب اور مکرم بندوں میں سے ہوگا۔"

اسی طرح طالمود جو یہود کی احادیث کی کتاب ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"It is also said that he (the Messiah) shall die and his kingdom descend to his son and grandson"

(طالمود جوزف برکلے باب پنجم ص ۳۷ مطبوعہ لنڈن ۱۸۷۸ء)

یعنی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسیح اپنی آمد ثانی کے بعد وفات پائیں گے اور ان کی بادشاہت ان کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔

مندرجہ بالا حوالہ جات درج کرنے سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مبعوث کیا مگر آپ کے بعد بھی دین اسلام کی سربلندی کے لئے انتظام فرما دیا کہ ایسا نہیں ہوگا کہ آپ کے بعد دین اسلام کمزور ہو جائے گا بلکہ اشاعت اسلام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے آپ کے فرزند اور آپ کے پوتے گرانقدر خدمات بجا لائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل گریہ وزاری اور شبانہ روز دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود کی بشارت دی چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا:-

فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلا کأن اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وکان امرًا مقضیًّا"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس عظیم الشان الہامی عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک موعود فرزند کی بشارت دی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ منتخب ہوئے اور آپ کے وصال کے بعد وہ موعود فرزند ۱۹۱۴ء سے لے کر ۱۹۶۵ء تک کے ۵۱ سالہ دور میں جماعت احمدیہ کے امام اور خلیفہ رہے آپ کا نام نامی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ تھا آپ نے اپنے عہد خلافت میں اسلام کی ترقی اور اشاعت اسلام کے لئے بہت اہم کام سرانجام دئے منجملہ ان اہم کاموں میں سے ایک کام جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ اسلام اور خدمتِ دین کے ایسے مواقع میسّر فرمائے کہ اس کے ذریعہ اسلام کی تعلیم کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا گیا وہ یہ ہے کہ آپ نے جماعت کے نوجوانوں کو دین اسلام کی خدمت اور اسے زمین کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تلقین فرمائی چنانچہ آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بیسیوں مخلصین میدانِ عمل میں آئے ان سب کو پہلے حضور نے اپنی خاص نگرانی میں تعلیم و تربیت دی اور پھر بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیجا اور اس کے ساتھ جماعت کے دوسرے بے کار افراد کو مخاطب کرکے فرمایا

"پھیل جاؤ دنیا میں۔ پھیل جاؤ مشرق میں۔ پھیل جاؤ مغرب میں۔ پھیل جاؤ شمال میں۔ پھیل جاؤ جنوب میں۔ پھیل جاؤ امریکہ میں۔ پھیل جاؤ افریقہ میں۔ پھیل جاؤ جزائر میں۔ پھیل جاؤ چین میں۔ پھیل جاؤ جاپان میں اور پھیل جاؤ دنیا کے کونے کونے میں یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ دنیا کا کوئی ملک اور دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس تم پھیل جاؤ جیسے صحابہ پھیلے تم جہاں جہاں جاؤ اپنی عزت کے ساتھ سلسلے کی عزت بھی قائم کرو پھر اپنی ترقی کے ساتھ سلسلے کی ترقی کا موجب بنو ..... میں چاہتا ہوں کہ ہماری زندگیوں میں ہی احمدیت کی تعلیم کے مرکز قائم ہو جائیں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۶ء)

خدا تعالیٰ کے مقرب اور محبوب بندے کے منہ سے نکلے ہوئے کلمات نے بڑا اثر دکھایا کہ اس ولولہ انگیز خطاب پر قریباً ۳۸ سال کا عرصہ گذرنے پر دنیا نے دیکھا کہ آپ کی توقعات کے مطابق جماعت احمدیہ دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئی اور تبلیغ اسلام کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا گیا آپ نے دینِ اسلام کی تعلیم کو ان قوموں کی اپنی زبان میں پیش کرنے کے لئے قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں کرائے اس طرح ان قوموں کو اپنی ہی زبان میں کلام اللہ کو سمجھنے اور اس کے معارف سے روشناس ہونے کی سعادت نصیب ہوئی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اسلام کو دنیا کے کونے کونے [illegible] پھیلانے کے لئے کس قدر جوش تھا وہ اس [illegible] سے ظاہر ہے آپ فرماتے ہیں:-

نعرۂ تکبیر بلند کرکے چھوڑیں گے ہم حق کو آج
روئے زمین پر خواہ ہلانا پڑے [illegible]

دینِ اسلام کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کے لئے آپ کی زبردست لگن اور عزم صمیم کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ آپ کی زندگی میں ہی درج ذیل قوموں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

برصغیر ہندو پاک کے علاوہ براعظم افریقہ کے بہت سے ممالک نائیجیریا۔ یوگنڈا۔ غانا سیرالیون۔ آئیوری کوسٹ۔ کینیا۔ گیمبیا ٹانگانیکا۔ ماریشس کے علاوہ۔ یورپین ممالک انگلستان۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ سپین سکنڈے نیویا۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ برما سیلون۔ مسقط۔ شام۔ افغانستان۔ ایران۔ لبنان۔ اسرائیل وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سب ممالک میں احمدیہ مشن قائم ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان ممالک میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں سعید روحوں کو حلقہ بگوشِ اسلام کرکے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپ پر درود بھیجتے ہوئے اس پیشگوئی کو سچا کر دکھایا کہ:-

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"

آپ نے اسلام کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کے لئے جو مہم کو سر کیا اس کا آپ کو خود اعتراف ہے اور آپ نے برملا فرمایا ہے کہ آئندہ مؤرخین اسلام میرے نام کے بغیر اپنی تاریخ مکمل نہیں کرسکیں گے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"خدا نے مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے کہ خواہ مخالف مجھے کتنی بھی گالیاں دیں مجھے کتنا بھی برا سمجھیں بہر حال دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی کبھی اختیار میں نہیں کہ وہ میرا نام اسلام کی [illegible]

(باقی ص [illegible] پر)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی آخری تحریک وقفِ جدید

از مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر سیکرٹری وقفِ جدید لوکل انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد غیر احمدیوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں میں یہ شور برپا ہو گیا کہ اب یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ مگر اللہ تعالےٰ کو کب یہ گوارہ تھا کہ اپنے پیارے اور برگزیدہ نبی کے سلسلہ کو نامکمل چھوڑے۔ چنانچہ آپؑ کے وصال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہٗ تختِ خلافت پر متمکن ہوئے اور آپؓ نے چھ سال تک خلافت فرمائی۔ اور جب آپؓ کا وصال ہو گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے مطابق کہ

"مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذرّیت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لختِ جگر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی مقرر ہوئے اور وہ بیج جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس ہاتھوں سے بویا گیا تھا آپؓ کے عہدِ خلافت میں بڑھا پھولا اور پھیلا۔ یہانتک کہ اس کی شاخیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق زمین کے کناروں تک پہنچ گئیں۔ چنانچہ آج دُنیا کے اکثر ممالک میں احمدیہ تبلیغی مشن قائم ہیں اور احمدیت خدا تعالیٰ کے فضل سے روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے وقفِ جدید کی عظیم الشان تحریک کا اجراء ۱۹۵۸ء میں فرمایا اس تحریک کے ذریعہ برّصغیر ہند و پاک میں ہزاروں دیہات میں تبلیغ و تربیت کا کام عمدگی سے ہو رہا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس تحریک کے ذریعہ ہزاروں سعید روحوں کو آغوشِ احمدیت میں آنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

اس تحریک کے دو پہلو ہیں ایک وقف اور دوسرے چندہ کا۔ وقف سے مراد یہ ہے کہ جماعت ایسے آدمی پیش کرے جو اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔ اور وہ معلّم بن کر دیہات میں تبلیغ و تربیت کا کام کر سکیں جس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اس کا مطالبہ کیا تو سینکڑوں مخلصین نے خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں جس کے نتیجہ میں خدمت و اشاعتِ دین کا کام امتیازی رنگ میں ہوا۔ اور اب بھی ہو رہا ہے اور اس کے خوشکن نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ پس احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ وقفِ زندگی کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں اور مخلص نوجوانوں کو سلسلہ کے لئے وقف کریں کیونکہ اشاعتِ اسلام کے کام کو وسیع کرنے کے لئے واقفین کی بہت ضرورت ہے۔

جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں:-

"پس یہ نہایت مبارک کام ہے۔ کیونکہ وقفِ جدید میں پرائمری اور مڈل پاس لڑکے بھی لئے جاسکتے ہیں اس لئے ہماری جماعت جو باقی سب جماعتوں سے تعلیم میں بہت زیادہ ہے۔ وہ آسانی سے اس تعلیم والے دس پندرہ ہزار مبلّغ پیش کر سکتی ہے۔ اُمید ہے جماعت کے افراد اس طرف خاص توجہ دیں گے"

(خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۸ء)

اس تحریک کا دوسرا پہلو چندہ ہے اس کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے سالانہ چندہ چھ روپے کم از کم مقرر فرمائی ہے۔ مگر ساتھ ہی فرمایا کہ جسے زیادہ توفیق ہو وہ زیادہ دے۔ موجودہ وقت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے لئے ۱۲/- روپے سالانہ چندہ کی تحریک فرمائی ہے۔ تاکہ اس کام کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۷۸ء کے موقع پر صیغہ وقفِ جدید کی سفارشات کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

"سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے خطبہ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۵۸ء میں بیان فرمودہ خواہش کے مطابق وہ احباب جو چندہ وقفِ جدید صرف ۶/- روپے دے رہے ہیں اُنہیں تحریک کی جائے کہ وہ اپنے وعدہ کو کم از کم ۱۲/- روپے تک پہنچائیں"

الحمد للہ کہ اس تحریک پر مرکز قادیان کے اکثر احباب نے لبیک کہتے ہوئے اپنے وعدہ جات بڑھا چڑھا کر پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر عطا کرے اور اپنے افضال و برکات سے نوازے آمین۔

بیرون مرکز کی جماعتوں کا بھی فرض ہے کہ وہ مرکز کے درویش بھائیوں کی قربانیوں کو دیکھتے ہوئے اُن سے بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصّہ لیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں درویش بھائیوں سے زیادہ دُنیاوی وسائل اور مال و دولت سے سرفراز فرمایا ہے اُمید ہے کہ احباب جماعت اِس نئے سال میں جو یکم جنوری ۱۹۷۹ء سے شروع ہو چکا ہے اپنے وعدہ جات کو دُوگنا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے آمین۔

ناظرین کرام!! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورہ صف میں حضرت امام مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے متعلق فرمایا

"یجاھدون باموالکم وانفسکم"

کہ وہ اپنے مالوں اور جانوں کے ذریعہ جہاد کریں گے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے باموالکم کے الفاظ انفسکم سے پہلے رکھ کر یہ اشارہ فرمایا کہ اس وقت جب کہ حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت قائم ہوگی مالی جہاد کی بڑی سخت ضرورت ہوگی۔ چنانچہ آج یہ ضرورت کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔ اس مادی دور میں جب کہ دُنیا دار انسان کی تمام کوششیں صرف دولت اور سرمایہ پر مرکوز ہو کر رہ گئی ہیں۔ ایک مخلص احمدی اپنی اس دولت اور آمد میں سے ایک حصّہ اللہ تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے خرچ کر رہا ہے۔ جب دوسرے تمام دُنیا دار مسلمان اس سے محروم ہیں۔

خلافت ثالثہ کے اس مبارک دَور میں جماعت احمدیہ کے نونہالوں میں بھی ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا کرنے اور آگے چل کر بڑی بڑی قربانیوں کے لئے تیار کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اطفال کے لئے وقفِ جدید کی تحریک میں ایک علیحدہ دفتر جاری فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اگر آپ کے دل میں یہ احساس ہو کہ ہمارے بچوں کو بخل کی عادت ... نہ پڑ جائے ... اور اس عادت کو ... دو کہ ... ہر مہینہ میں ایک اٹھنی یعنی ... چیز نہیں جو بوجھ معلوم ہو ..."

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ احمدی بچوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

"مَیں آج احمدی بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اُس کے رسولؐ کے بچو! اُٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اُسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔ کل سے مَیں اس مسئلہ پر سوچ رہا تھا۔ میرا دل چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا ثواب مردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں۔ .... اسی طرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعتِ احمدیہ کے بچے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اُٹھالیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

نیز فرمایا:-

"اے احمدیت کے عزیز بچو! اُٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں ....

تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو اور ہم بچے اس سے محروم ہیں۔ آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازہ میں داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالےٰ کی فوج کے ننھے ننھے سپاہی بن جائیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکم جنوری ۱۹۷۹ء سے وقفِ جدید کے بائیسویں اور دفتر اطفال وقفِ جدید کے چودھویں سال کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہے۔

پس ہمارا فرض ہے کہ ہم دیہی علاقوں میں تبلیغ و تربیت کے کام کو فروغ دینے کے لئے خود بھی کم از کم ۱۲/- روپے سالانہ چندہ ادا کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس نیک اور بابرکت تحریک میں شامل کروا کر اپنے امام کی آواز پر لبیک کہیں۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۸ پر)

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

جناب بشیر اقبال اختر

قادیان ۱۰ر فروری۔ آج مقامی طور پر یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پوری شان سے منایا گیا اس دن کو اس کی شان کے مطابق منانے کے لئے اداره جات میں رخصت کردی گئی چنانچہ اس سلسلہ میں آج مسجد اقصیٰ میں صبح ۹ بجے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائم مقام امیر مقامی کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔

اس بابرکت اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم حافظ محمد الیاس صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اس کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام

کے عنوان پر فرمائی محترم مولانا صاحب نے کائنات عالم کی پیدائش کی غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود بابرکت کو قرار دیتے ہوئے بتایا کہ آپ کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ مقام عطا کیا گیا۔ نیز قرآن کریم میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے اخلاقِ فاضلہ کا اسوۂ حسنہ قرار دیتے ہوئے فرمایا انك لعلی خلق عظیم اور آپ نسلِ انسانی اور تمام دنیا کے لئے بطور رحمت بنا کر بھیجے گئے آپ کے علاوہ اور کسی نبی کو یہ مقام حاصل نہیں نیز آپؐ ایک زندہ نبی بنا کر مبعوث کئے گئے کیونکہ آپؐ کی تعلیمات تا قیامت قابلِ عمل رہیں گی۔ محترم موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی مقام کو واضح کرنے کے لئے آپؐ کی مقدس زندگی کے بعض واقعات بھی بیان فرمائے آخر میں فرمایا کہ قرآن مجید کی آیت ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کے مطابق اب کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی محبت کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا جب تک وہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ کو اپنی زندگی میں نہ اپنائے۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائمقام ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے

آنحضرت صلعم اور فریضۂ تبلیغ

کے عنوان پر تقریر کی آپ نے فرمایا کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے باعث رحمت بنا کر مبعوث کئے گئے اس لئے آپؐ کا تبلیغی دائرہ بھی بہت وسیع تھا اور فوری طور پر آپ کو ایسی قوم کو ہدایت کا راستہ دکھانا تھا جو ظہر الفساد فی البر والبحر کا نظارہ پیش کر رہی تھی۔ اور بت پرستی کا شکار ہو گئی تھی دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں بہت کس مپرسی کی حالت میں تھے ایسی حالت میں اس قوم کو اسلام کی طرف بلانا بہت مشکل کام تھا لہٰذا آپ نے سب سے پہلے اپنے گھر (اپنی زوجہ مطہرہ) سے تبلیغ شروع کی اس کے بعد آہستہ آہستہ اس تبلیغ کو باہر تک پہنچایا سب سے پہلے کوہ صفا پر چڑھ کر پیغام اسلام پہنچایا۔ پھر دعوتیں کر کے اسلام کا پیغام پہنچایا۔ میلوں کے اجتماع اور حج کے موسم سے بھی فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر ہر خیمے کے پاس اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اس کے بعد تبلیغ کے دائرہ کو وسعت دی گئی اس راہ میں آپ کو بہت زیادہ تکالیف بھی برداشت کرنی پڑیں جسمانی بھی اور ذہنی بھی لیکن آپ اس راستہ سے نہ ہٹے بلکہ آپ نے دائرۂ تبلیغ کو پہلے سے بھی زیادہ وسیع کیا اور مختلف بادشاہوں اور اقوام کو اسلام کا پیغام پہنچایا اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپکو ایسی کامیابی عطا فرمائی کہ ایسی کامیابی کسی اور نبی کو عطا نہیں کی گئی تھی اور آپ کی طرف سے فریضۂ تبلیغ کو بہترین رنگ میں ادا کئے جانے کے نتیجہ میں آپ کی زندگی میں ہی سارا عرب ایمان لے آیا۔

اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر مکرم مولانا حکیم حمید دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رواداری

کے عنوان پر ہوئی محترم موصوف نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں رواداری قائم کرنے کے لئے دین میں آزادی کا اعلان فرمایا کہ لا اکراہ فی الدین دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں آپ نے مختلف آیاتِ قرآنیہ پیش فرمائیں جن میں رواداری کی تاکید کی گئی ہے اس کے علاوہ محترم مولوی صاحب موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رواداری کی بہت سی مثالیں پیش فرمائیں جن میں حضورؐ کا دشمنوں سے حسنِ سلوک، دوسروں کے احساسات کا خیال۔ باغیوں کو بھی معاف کر دینا اور خصوصاً غیر مسلموں سے حسن سلوک کرنے کا ذکر کیا گیا اس کے بعد مکرم غلام ہادی صاحب اڑیسوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک اڑیہ نظم سنائی اور ساتھ کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی سنایا۔

ان تقاریر کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ خطبہ جمعہ جو حضور نے مورخہ ۲۹ر دسمبر کو جلسہ سالانہ ربوہ کے معاً بعد ارشاد فرمایا تھا ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ سنایا گیا۔ آخر میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے صدرِ اجلاس نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمن میں چند ایک باتیں بیان فرمائیں اور آخر میں خصوصیت کے ساتھ اسلام کے غلبہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور دنیا بھر کی جماعت ہائے احمدیہ کے لئے دعا کی تحریک فرماتے ہوئے حاضرین سمیت اجتماعی دعا فرمائی۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ قریباً ۱۱ بجے اختتام پذیر ہوا۔

مصلح موعود کے ذریعہ زمین کے کناروں تک تبلیغ اسلام (بقیہ صفحہ ۱۲)

"تاریخ کے صفحات سے مٹا کے آج نہیں آج سے چالیس پچاس بلکہ سو سال کے بعد تاریخ اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ میں نے جو کچھ کہا تھا وہ صحیح کہا تھا یا غلط میں بے شک اس وقت موجود نہیں ہوں گا مگر جب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کی تاریخ لکھی جائے گی تو مسلمان مؤرخ اس بات پر مجبور ہوگا کہ وہ اس تاریخ میں میرا بھی ذکر کرے اگر وہ میرے نام کو اس تاریخ میں سے کاٹ ڈالے گا تو احمدیت کی تاریخ کا ایک بڑا حصہ کٹ جائے گا جس کو پُر کرنے والا اسے کوئی نہیں ملے گا۔"

(درج پر در خطاب صفحہ ۱۲ و صفحہ ۱۳)

تاریخ آج تلاش کرتی ہے اس بحرِ بیکراں کو جس کا سینہ علموں کا خزانہ تھا اور نوعِ انسانی آپ کی گرانقدر خدمات کے باعث محوِ حیرت ہے اور دل سے یہ دعا نکلتی ہے جو آپ کے اپنے الفاظ میں ہے ؎

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے

حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں اسلام زمین کے کناروں تک جس شان سے فتح یاب ہوا اور برابر ہو رہا ہے اس کے اغیار تک قائل ہیں مثال کے طور پر افریکی سپیشلسٹ مسٹر لارڈ براس اپنی انگریزی کتاب "قابلِ یقین افریقہ" میں رقمطراز ہیں کہ:۔

"اسلام افریقہ میں عیسائیت کی نسبت تین گنا زیادہ تیز رفتاری سے پھیل رہا ہے باہر کے کسی مذہب کو قبول کرنے کا سوال ہو تو اہلِ افریقہ اس بات پر آمادہ ہیں کہ وہ اس بارہ میں مسلمانوں کی طرف رجوع کریں جن کا حق اپنے مذہب کی اشاعت کے افریقہ کے ساتھ اور کوئی مفاد وابستہ نہیں یورپین آباد کاروں کے متعلق ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ لوگ ہمیں بائیبل تو دیتے رہے لیکن ساتھ ساتھ اس کے عوض میں ہمیں اپنی زمینوں سے محروم کرتے رہے عیسائی منّاد ڈاکٹر بلی گراہم نے افریقہ کے دورے سے واپس آکر وہاں عیسائیت کے زوال کی پیشگوئی کی ہے اور کہا ہے کہ وقت آنے والا ہے کہ جب عیسائیوں کو افریقہ میں جان بچانے کے لئے غاروں اور زمین دوز خفیہ مقامات میں پناہ لینی پڑے گی۔"

(ترجمہ از ناقابل یقین افریقہ)

الغرض حضرت مصلح موعودؓ کی تبلیغی کوششوں کا غیروں کو بھی اعتراف ہے اور آپؓ نے اشاعتِ اسلام کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں ان کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مصلح موعودؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ہفت روزہ "عوام" دہلی کی

ایک سراسر جھوٹی اور شر انگیز تہمت کی پُر زور تردید

از محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان

ہفت روزہ "عوام" (نئی دہلی) نے مورخہ ۷ ر فروری ۱۹۷۹ء کے صٹ پر عوام کے منیجنگ ایڈیٹر رحمٰن نیّر کے حوالے سے ایک خبر "جنرل ضیاء الحق کے پاکستان میں قادیانیوں کی تعداد بڑھ گئی شراب پرمٹ لینے کے لئے شرابی مسلمان قادیانی ہو گئے" کے زیر عنوان شائع ہوئی ہے۔ پھر تفصیل میں یہ اخبار کچھ اس طرح تحریر کرتا ہے:۔

شراب بندی قانون کا اطلاق صرف پاکستانی مسلمانوں پر ہوا ہے اور پاکستان کے غیر مسلم اس سے مستثنیٰ ہیں۔ قادیانی چونکہ غیر مسلم سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کو شراب پینے اور خریدنے کا پرمٹ دے دیا جاتا ہے۔ اس سہولت کا مسلمان شرابیوں نے خوب فائدہ اُٹھایا اور وہ قادیانی بن گئے —— اور اس طرح شراب خانہ خراب نے پاکستان میں قادیانیوں کی تعداد بڑھا دی۔

۱ — جہاں تک اس خبر کی تردید کا تعلق ہے ہم اپنی جماعت کی معتبر اطلاع کے مطابق یہ بات پورے وثوق سے تحریر کر رہے ہیں کہ یہ خبر جھوٹی اور بے بنیاد ہے۔ جماعت احمدیہ کے مخالفین اپنے قدیمی وطیرہ کے مطابق اس قسم کی جھوٹی اور شر انگیز خبریں جماعت کو بدنام کرنے کے لئے اس کی طرف منسوب کرتے رہتے ہیں۔ جس کی کوئی حقیقت اور بنیاد نہیں ہوتی۔

۲ — ہمیں اس خبر میں درج "مسلمان شرابیوں" کی اصطلاح پڑھ کر بہت تعجب ہوا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ یعنی وہ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تو کہہ دے (کہ) ان کاموں میں بڑا گناہ اور نقصان ہے۔ پھر فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (المائدہ ع۲) اے ایمان دارو! شراب اور جُوا اور بُت اور قرعہ اندازی کے تیر محض ناپاک (اور) شیطانی کام ہیں۔ اس لئے تم ان (میں) سے (ہر ایک سے) بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں شراب کو اثم کبیر۔ رجس۔ اور عمل شیطان بتایا۔ اور اس سے اجتناب کی تلقین فرمائی۔ تعجب ہے ان مسلمانوں پر جو ان تمام ربانی حکموں کی حدود کو توڑتے ہوئے شراب پیتے ہیں —— پھر مزید تعجب یہ ہے کہ وہ اس شراب کی خاطر اپنے اسلام اور مسلمانی کو بالائے طاق رکھ کر بقول رحمٰن نیّر صاحب "قادیانی" بن جاتے ہیں۔ گویا ثابت ہوا مسلمانوں کا ایمان — صرف شراب ہے۔ جس کے لئے وہ "قادیانی" ہی کیا سب کچھ بننے کے لئے تیار ہیں۔ المختصر رحمٰن نیّر صاحب نے دبی زبان سے یہ اعتراف کر لیا ہے۔ کہ پاکستان کے "سرکاری مسلمان" نہ صرف شراب پیتے ہیں۔ بلکہ جھوٹ بھی بولتے ہیں اور اپنی اس عادت بد یعنی شراب نوشی کی خاطر جھوٹ بول کر اپنے آپ کو "قادیانی" کہہ کر شراب کا پرمٹ بھی لیتے ہیں۔ یہ حالت ہے نظام مصطفےٰ کے متوالوں کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۳ — جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ جماعت کا ہر فرد قرآن کریم میں درج ربانی حکم کے مطابق شراب کو حرام سمجھتا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح)

ہمیں صرف امید ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والا کوئی احمدی شراب نہیں پیتا اور نہ ہی اُسے اس حرام شئے کے حصول کے لئے کسی پرمٹ لینے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر خدانخواستہ اخبار "عوام" کے مطابق ایسا مسلمان جو شراب کا رسیا ہو وہ اپنے آپ کو جماعت کی طرف منسوب کر کے شراب استعمال کرے تو یہ اس کا اپنا فعل ہوگا۔ جماعت احمدیہ کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اور یہ اس کی اور اس کے شر پسند اکابرین کی جماعت کو بدنام کرنے کی ایک مذموم سازش اور حرکت ہوگی۔ جس سے صرف اور صرف ان کو ہی نقصان پہنچے گا۔ جماعت احمدیہ کا وہ کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ جماعت احمدیہ کا اخلاقی و روحانی کردار الم نشرح ہے جس کے اغیار و مخالفین بھی معترف ہیں۔

چنانچہ علامہ اقبال نے بھی فرمایا ہے:۔

میری رائے میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر کی ذات نے ڈالا ہے ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ ہے۔ اور ہماری تعلیم کا مقصد ہونا چاہیئے کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے۔ اور مسلمان ہر وقت پیش نظر رکھیں۔ پنجاب میں ایسی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔ (ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر)

۴ — جماعت احمدیہ کی تعداد میں اضافہ "شراب" کی وجہ سے نہیں بلکہ اس حقیقی "صداقت اسلام" اور "تعلیمات اسلام" کو اپنانے کی وجہ سے ہوا جو آج سے چودہ سو سال قبل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بنی نوع انسان کو ملی تھیں۔ جب ہمارے پیارے آقا حضرت محمدؐ تشریف لائے تھے اس وقت کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عربی اشعار میں کچھ اس طرح کھینچا ہے۔

وَجَعَلْتَ دَسْكَرَةَ الْمُدَامِ مُخَرَّبًا | وَاَزَلْتَ حَانَتَهَا مِنَ الْبُلْدَانِ
كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا | فَجَعَلْتَهٗ فِي الدِّيْنِ كَالنَّشْوَانِ

کہ اے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے شراب خانے ویران کر دیئے۔ اور شراب کی دوکانیں شہروں سے ہٹا دیں۔ بہت تھے جو خم کے خم پی جاتے تھے پھر تو نے ان کو دین کا متوالا بنا دیا۔

پس جماعت احمدیہ کی تعداد میں اضافے کا حقیقی راز یہی ہے کہ جماعت احمدیہ نے دل و جان سے ان اسلامی تعلیمات کو اپنایا جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے ملیں۔ اور یہی درس اور تعلیم جماعت احمدیہ کے مبلغ آج ساری دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ ان یورپین ممالک میں بھی جماعت احمدیہ کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جہاں شراب پینا موجب فخر سمجھا جاتا ہے وہاں شراب پر کسی قسم کی پابندی نہیں۔ بیسیوں ہپی نوجوان جو شراب اور دیگر منشیات کے خوگر تھے وہ آج اِن سب چیزوں کو ترک کر کے خلوص قلب کے ساتھ جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی زندگی میں ایک پاکیزہ تبدیلی پیدا کی ہے۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں حضرت محمد مصطفےٰؐ کے غلام حضرت مہدی معہودؑ نے ان کو عشق محمدی کی شراب پلائی ہے۔

اُمید ہے ناظرین ان چند سطور کو پڑھ کر حقانیت تک پہنچ جائیں گے۔ اور منیجنگ ایڈیٹر "عوام" نے عوام کی آنکھوں میں جو دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے۔ اُس سے آگاہ ہو جائیں گے۔ اے کاش خدا تعالیٰ مخالفین احمدیت کو بھی جھوٹ کی نجاست سے بچنے اور سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

منقولات

بھٹو کو سزائے موت کی تصدیق

پاکستان سپریم کورٹ نے پاکستان کے سابق وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی سزائے موت کی تصدیق کر دی ہے ان کے ساتھ دوسرے ۴ آدمیوں کی جو نواب محمد احمد خان کے قتل کی سازش میں ملوث تھے سزائے موت بھی برقرار رکھی ہے ان سب کو پنجاب ہائی کورٹ نے موت کی سزا کا حکم سنایا تھا۔

ہمیں اس فیصلے پر کوئی حیرت نہیں ہوئی اور کسی بھی شخص کو جس نے پنجاب ہائی کورٹ کا فیصلہ پڑھا ہوگا حیرت نہ ہوئی ہوگی۔ اس لئے کہ فیصلہ اتنا واضح، مدلل اور مضبوط تھا کہ اس کے خلاف دُنیا کی کسی بھی عدالت میں اپیل کی جائے گی تو اگر وہ عدالت عدل و انصاف کے پیمانے پر صحیح اترتی ہے اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے تو یہی فیصلہ دیگی کہ ذوالفقار علی بھٹو قتل کی سازش میں شریک تھے اور انھیں سزائے موت دیجانی چاہیئے۔

بھٹو صاحب کے لئے ابھی قانون کے کچھ دروازے کھلے ہیں جہاں وہ اپیل و فریاد کر سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ سپریم کورٹ ہی سے اس فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست کریں جس کے لئے ایک ماہ کی مدت ہے، اگر کورٹ نظر ثانی کی درخواست رد کر دیتا ہے تو پھر رحم کی درخواست کے لئے چار پانچ روز کی مہلت ہے۔ بھٹو صاحب ان حقوق کو استعمال کرتے ہیں یا نہیں یہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے اگر کرتے ہیں تو انکی قسمت کے فیصلہ میں ڈیڑھ دو ماہ اور لگ سکتے ہیں اگر نہیں کرتے جیسا کہ انہوں نے اعلان کرایا تھا کہ وہ رحم کی درخواست نہیں کریں گے تو پھر ان کو پھانسی چڑھایا جانا یقینی ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ انہیں معافی ملے۔ جنرل ضیاء الحق از خود بھی رحم کرنا چاہیں تو رحم کر سکتے ہیں۔ لیکن ان کی سیاست مصلحت اور حالات اس کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں یہ دیکھنے کی بات ہے۔

بھٹو صاحب کی قسمت کا فیصلہ کیا ہوتا ہے اس سے قطع نظر ہمارے نزدیک اور دُنیا بھر کے حکمرانوں کے لئے خصوصاً آمر بننے والے حکمرانوں کے لئے قابل توجہ بات یہ ہے کہ خون ناحق رائیگاں نہیں جاتا۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک احکم الحاکمین بھی ہے جو سب سے بڑا منتقم ہے وہ روز جزا و سزا سے قبل دنیا میں بھی دکھاتا ہے لیکن اہل بصیرت ہی اس کو دیکھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ حکمراں لوگ خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں ہوں اگر بھٹو صاحب کے راستے پر چلتے ہیں تو ان کا انجام یہی ہوگا اور ہونا چاہیئے۔

بہر نوع واقعہ اپنی جگہ بہت عبرت ناک ہے اور دور و نزدیک کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ (روز نامہ الجمعیۃ مورخہ ۷ ر فروری ۱۹۷۹ء ایڈیٹوریل نوٹ)

بدر: — مدیر الجمعیۃ نے مذکورہ نوٹ میں تحریر فرمایا ہے کہ "خون حق رائیگاں نہیں جاتا"

کیا یہ خونِ ناحق اُن مظلوم احمدیوں کا تو نہیں جو ۱۹۷۴ء کے فسادات میں بہایا گیا —!! فاعتبروا یا اُولی الابصار۔

پاکستانی صحافت میں
۲— چٹپٹے مصالحوں کا دَور دَورہ

روزنامہ ہند سماچار جالندھر مجریہ ۹ر فروری ۱۹۷۹ء میں صفحہ ۳ پر مذکورہ عنوان کے تحت پاکستانی اخبارات میں شائع ہونے والی بعض خبریں درج کی گئی ہیں۔ ذیل میں جماعتِ احمدیہ سے تعلق رکھنے والی دو خبریں درج کی جا رہی ہیں۔ ہند سماچار نے جس عنوان کے تحت ان کو درج کیا ہے وہ بامعنی ہے قارئین بھی ذیل کی خبریں پڑھ کر پاکستان کی صحافت کا خوب اندازہ کر سکیں گے۔ [ایڈیٹر بدر]

(۱) — بھٹو کو بد دعا:— یہ ایک بہت دلچسپ قصہ ایک بد دعا سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ بد دعا احمدیہ فرقہ کے سابق امام مرزا ناصر الدین نے سابق وزیر اعظم بھٹو کو دی تھی اس بد دعا کی وجہ یہ دی جاتی ہے کہ بھٹو نے اپنے عہدِ حکومت میں ایک قانون منظور کروایا جس کے تحت احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے اس خبر کے مطابق آج مسٹر بھٹو کو جو دن دیکھنے پڑے ہیں وہ اسی بد دعا کا نتیجہ ہیں لیکن یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہیں اس بد دعا کے اثر سے نجات بھی مل سکتی ہے بشرطیکہ وہ سچے دل سے اس کے لئے کفارہ کریں۔ پبلک طور پر دل ہی دل میں کی گئی ایسی پشیمانی یقینی طور پر پھیل گئی لیکن یہاں اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رحم و کرم کی یہ بھیک تبھی ثمر آور ہو گی جبکہ یہ اپیل مرزا ناصر الدین کی معرفت کی جائے۔

(۲) — بھٹو بچاؤ فنڈ:— اسی قسم کا ایک اور قصہ بھی پاکستان پریس انٹرنیشنل کے ذریعہ جاری کیا گیا ہے جو بڑی مزیدار بات یہ بتاتا ہے کہ ملک میں یہودیوں کے ساتھ احمدیئے بھی بھٹو بچاؤ فنڈ کے لئے بین الاقوامی سطح پر روپیہ جمع کر رہے ہیں۔

بدر:— احمدیوں کو بدنام کرنے کے لئے انہوں نے یہودیوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کا ایک مستقل الزام گڑھ کر محفوظ رکھ لیا ہے۔ ہزار تردید کے بعد بھی اُس کے اُوپر گرد نہیں جمتی جب کوئی نیا فسانہ گھڑا ہوتا ہے فوراً وہ الزام نئی سرخیوں کے ساتھ اخبارات کی زینت بن جاتا ہے۔ شاید اس طرح ان اخبارات کی بکری میں اضافہ ہو جاتا ہو گا—!!

۳— ظُلم کی داستان

ان دنوں قومی نشریاتی اداروں پر ایک خصوصی پروگرام "ظلم کی داستان" دکھایا اور سنایا جا رہا ہے۔ جس کا آغاز سابق وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے پرانے سیاسی خادموں نے کیا۔ جنہوں نے سکرین پر آکر اہلِ وطن کو اپنے اُوپر اپنے سیاسی آقا کے حکم سے کئے جانے والے جبر و تشدد کی داستانیں سنائیں۔ اس پروگرام کے شروع ہونے کے دن ہی سے ملک کے سیاسی اور ثقافتی حلقوں کی طرف سے اس پر مختلف النوع تبصروں کا سلسلہ بھی شروع ہے۔

— بااختیار سیاسی گروہوں کے ورکروں اور ملّاؤں کی طرف سے اس پروگرام کو "اصلاحِ احوال" کی ایک مؤثر کوشش کا نام دیا جا رہا ہے۔ اُن کے خیال میں داستانوں کی تشہیر سے آئندہ سیاسی جبر و تشدد کے سلسلہ کو روکنے میں بہت مدد ملے گی۔ اور اگر **خدا کا خوف** نہیں تو اس قسم کی ہمہ گیر رسوائی کا ڈر ضرور بہتوں کو اس نوع کی چیرہ دستیوں سے باز رکھے گا۔

— قانون دانوں کے ایک حصہ نے اسے دیدہ و دانستہ اور ظاہر و باہر قسم کی "**توہینِ عدالت**" کی جسارت اور اس تشہیر کو بھٹو صاحب کے خلاف مقدمۂ قتل کے فیصلہ کے سلسلہ میں عدالتِ عظمیٰ کی رائے کو متاثر کرنے کی ایک سراسر غیر قانونی حرکت کے مترادف قرار دیا ہے۔

— ایک مخصوص سیاسی طبقے کی رائے میں اس پروگرام کو شروع کرنے والے اس یقین سے پُر ہیں کہ "**بھٹو کی سزائے موت بحال رہے گی**"۔ اس لئے انہوں نے اس سزا پر بھٹو صاحب کے مداحوں کے کسی طبقہ کی طرف سے متوقع احتجاجی ردِ عمل سے قبل ہی اہلِ وطن کے دلوں میں اُن کے خلاف نفرت و بیزاری بھر دینے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

لیکن ہم — ملک کے بیشتر غیر جانبدار صاحبِ نظر حلقوں کے نزدیک یہ پروگرام ہی نہیں اس کا عنوان تک غلط ہے اور اسے زیادہ سے زیادہ "**سیاسی گوشمالی**" کا نام دیا جانا چاہیئے تھا۔ قطع نظر اُن قصوں کے جو پی پی پی کی حریف جماعتوں کے ورکروں نے سنائے۔ بھٹو صاحب کے پرانے اور چہیتے سیاسی خادموں کی داستانوں کی معنوی حقیقت و حیثیت صرف یہ ہے کہ

ایک سیاسی لیڈر نے حصولِ اقتدار کے لئے دیدہ و دانستہ اپنے ساتھ بعض قزاقوں۔ لُقّوں۔ اوباشوں اور کرائے کے مجرموں کو ملایا۔ پھر اقتدار حاصل ہو جانے کے بعد اُن پر نوازشاتِ بے جا کی بارشیں کر کے اُن کی حیثیتیں تبدیل کیں۔ ایسی کہ گندی گلیوں میں پلنے والے دیکھتے ہی دیکھتے **بااختیار بنگلوں** میں جا مقیم ہوئے۔ جنہیں سواری کے لئے ریڑھا تک میسر نہ تھا۔ اُن کی کوٹھیوں کے باہر مرسیڈیز دھاڑنے لگیں۔ نسلوں سے تاریک کوٹھڑیوں اور جھگیوں میں رہتے چلے آنے والے دیکھتے ہی دیکھتے ملک کے مرکزی شہروں میں کوٹھیوں اور جدید طرزِ تعمیر کے درجنوں فلیٹوں کے مالک بن گئے۔ پھر اپنی ان نئی حیثیتوں کی ترنگ میں اُنہوں نے اپنے آقائے ولی نعمت کے اشاروں پر درجنوں گھر اُجاڑے اور عزتیں برباد کیں۔ یہاں تک کہ اُن کا وجود ملک میں سیاسی **دہشت گردی** کا نشان بن گیا۔ لیکن وہ جو کہتے ہیں کہ ہر چیز اپنے اصل کی طرف **ضرور لوٹتی ہے**۔ اُن کے ظرف جلد ہی چھلک گئے۔ اور یہ اپنی نئی حیثیتوں کو اپنا حق سمجھ کر اندھیرے سویرے اپنے اُس آقا سے بھی خیانتیں کرنے لگے۔ جس نے ان خزف ریزوں کو موتیوں کی جگہ لا بٹھایا تھا۔ ظاہر ہے اس پر اُس کی بھنوؤں کا تن جانا اور فرطِ غضب سے اُس کی آنکھوں میں خون اُتر آنا یقینی تھا۔ چنانچہ وہ بھنوئیں تنیں۔ اور اُس کے ہاتھ اُن کے کان مروڑنے کے لئے بڑھے — اور یہ **تو سبھی جانتے ہیں**۔ کہ جو شخص جس قدر بزدل ہو وہ اتنا ہی تند خو اور منتقم المزاج بھی ہوتا ہے۔

لہٰذا (اُن کے نزدیک) سیاسی خیانت اور گوشمالی کی ان داستانوں کو کسی جہت سے بھی "ظلم" قرار نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ ان محبانِ وطن کے نزدیک **عہدِ بھٹو کا اصل**

ظلم وہ تھا— جو جون ۱۹۷۴ء سے لے کر وسط ۱۹۷۶ء تک وطنِ عزیز کے متعدد شہروں۔ قصبوں۔ بستیوں اور دیہات میں اُن خدا دوست نہتوں پر ڈھایا گیا۔ جن کا نہ اقتدار میں کوئی حصہ تھا۔ نہ وہ صاحبِ اقتدار کے سیاسی رقیب تھے۔ نہ کبھی اقتدار کے مُنہ آئے تھے اور نہ اس قسم کی اباحت شعاری اُن کا مسلک تھا۔ اور جنہوں نے یہ ظلم سہنے کے بعد بھی اپنا انتقام اپنے رب پر چھوڑ دیا۔

ظلم وہ تھا— جب (اُس وقت کے) سربراہِ اقتدار نے ملک کے سینکڑوں چرب زبان اور شورہ پُشت مُلّاؤں کو خرید کر ان بے بسوں کو اخلاق سوز نعروں۔ غلیظ ترین گالیوں۔ شورہ پُشتی کی یورشوں مار دھاڑ اور قتل و غارتگری کی کارروائیوں۔ آتشزنی کی وارداتوں۔ بندوقوں۔ رائفلوں اور سٹین گنوں کی باڑھ پر رکھ لیا۔ اور پھر **محافظینِ قانون** کی موجودگی میں اور اکثر مقامات پر اُن کی معاونت سے انہیں بکریوں اور بھیڑوں کی طرح جگہ جگہ تہ تیغ کیا گیا۔ **ماؤں** کے سینوں میں سوراخ کئے گئے۔ **باپوں** کی آنکھوں کا نور چھینا گیا۔ درجنوں دُلہنوں کا **سہاگ** لُوٹا گیا اور **سینکڑوں بچے** یتیم بنا دیئے گئے۔ اُن کی **کروڑوں روپے** کی املاک لوٹی۔ ڈھائی اور جلا دی گئیں اور اُن کی **مساجد تک** مسمار کر دی گئیں۔

ظلم وہ تھا— جو ان لکھو کھا بے ضرر کلمہ گو محبّ الوطنوں پر **خدا اور رسولؐ** کے نام پر ڈھایا گیا۔ اور خدائے عظیم و برتر کے واضح احکامات اور حضرت **رسولِ اکرم** صلی اللہ علیہ وسلم کے بیّن ارشادات کو دیدہ و دانستہ بالائے طاق رکھ کر ڈھایا گیا اور جس میں بھٹو اکیلا نہ تھا بلکہ سینکڑوں زر خرید **سیاسی ملّا**۔ اس کی **انتظامیہ** کا معتد بہ حصہ۔ اس کے چھوٹے بڑے **بااختیار افسروں کا ایک لشکر**۔ کلمۂ حق کہنے کے مدعی صحافت فروش جرائد اور اُس کے سینکڑوں **ایم این اے۔ ایم پی اے** اور **سینیٹر** بھی اُس کے جلو میں تھے اور بقدرِ استعداد باقاعدہ شریکِ عمل تھے۔ جو اُسے عالمِ اسلام کا عظیم ترین **مجاہد**۔ **محافظِ ختمِ نبوت کشتیٔ ملّت کا ناخدا** اور نہ جانے کیا کیا کچھ قرار دیتے اور اُس پر دن رات **جنت الفردوس** کے قبالے نچھاور کرتے نہ تھکتے تھے۔ جن میں سے بہت سے کیفرِ کردار کو پہنچ چکے اور باقی اپنی باری پر اِک دن "**مکافاتِ عمل**" کی اسی راہ سے گزرنے والے ہیں۔

ظلم وہ تھا— جب وطنِ عزیز کے لکھو کھا کلمہ گوؤں کے خلاف اختلافِ عقائد کی بے معنی غوغا آرائی کے بل پر ملک کے ہر شہر۔ قصبے۔ گاؤں اور بستی میں اُن کے مکانوں اور دوکانوں پر **پکٹنگیں** کی گئیں۔ اور دیگر **ضروریاتِ زندگی** تو رہیں ایک طرف۔ اُنہیں **پانی** اور اُن کے بلکتے معصوموں کو **دُودھ** تک سے محروم کر دیا گیا اور اُن کے زندوں سے بھی کہیں زیادہ بے حرمتی **اُن کے مُردوں** کی کی گئی۔

ظلم وہ تھا— جس کی خلش آج بھی (بھٹو کے اُس ظلم میں شامل افراد اور اداروں کو) چین سے نہیں بیٹھنے دیتی اور اُن کے دلوں اور دماغوں پر جس کی یاد ہر وقت "**موت**" کی طرح سوار رہتی ہے۔ جس سے بچنے کے لئے وہ آج بھی اُن معتوبوں پر **باعزت گزر اوقات** کے تمام راستے مسدود کر دینے کے لئے کوشاں ہیں۔ اور اب بات اُن کی اولادوں پر تعلیم۔ رزق اور روزگار کے دروازے بند کر دینے کے بعد اُن کے تمام **سیاسی حقوق غصب کر کے** (انہیں) ملک میں دوسرے درجہ کا شہری بنا دینے کی کوششوں تک آپہنچی ہے۔ حالانکہ یہ مظلوم و معتوب جماعت نہ ظلم ڈھائے جانے کے وقت کسی قسم کے انتقام کی قائل تھی۔ اور نہ اب ہے۔ وہ اپنے لئے — اور ظالموں کے لئے ہر حال میں اللہ ہی کو کافی سمجھتی ہے — اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ؟ — سیاسی مظالم کے رسیا اپنے ان مظالم کی جو چاہیں توجیہیں کر لیں۔ اور اس حقیقی ظلم کی لرزہ خیز داستانوں کو فراموش گاری کے بریف کیسوں کی تہوں میں جتنا چاہیں چھپا چھپا کر رکھیں۔ **وقت** کو یہ ساری داستانیں ازبر ہیں۔ تاریخ کے سینے میں انکی ہر تفصیل من و عن محفوظ ہے۔ ذی شعوروں کی **چھٹی حس** اُن تہجد گزار ماؤں کی آہوں۔ اُن شب زندہ دار باپوں کی کراہوں۔ اُن مظلوم بیواؤں کی جھولیوں اور اُن بے سہارا یتیموں کی سسکیوں کو آج بھی بیقراری سے فضاؤں میں منڈلاتا اور اپنے جلیل و قدیر رب کو پکارتا دیکھ رہی ہے۔ بھٹو صاحب کا مکافاتِ عمل کی چکی میں پسنا تو محض نکتۂ آغاز ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ان نہتّے۔ بے بس۔ خدا دوست کلمہ گوؤں کی زندگیوں سے خون کی ہولی کھیلنے والوں کی سیاسی پرکاریاں اُس جبّار و قہّار کی تقدیروں سے کب تک آنکھ مچولی کھیلتی ہیں۔ جس کی لاٹھی بے آواز ۴۴ ہے۔ اور جس کے ہاں دیر تو ہے اندھیر ہرگز نہیں ہے — اور سیاسی سودے بازی میں خیانت اور گوشمالی کی داستانوں کی بجائے اس حقیقی ظلم کی لرزہ خیز داستانیں کب نشریاتی اداروں کی سکرین پر آکر اہلِ وطن کو عبرت و موعظت کا حقیقی درس دیتی ہیں۔ (ہفت روزہ لاہور ۱۸ر جنوری ۱۹۷۹ء)

پروگرام دورہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور انسپکٹر بیت المال آمد

جملہ عہدیداران جماعت احمدیہ جنوبی ہند کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور انسپکٹر بیت المال آمد مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں مورخہ ۲۰/۲/۷۹ کو قادیان سے روانہ ہو رہے ہیں۔

اُمید ہے کہ جملہ عہدیداران جماعت اور مقامی مبلّغین کرام حسب سابق انسپکٹر صاحب موصوف سے ماحقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲/۲/۷۹	کوڈالی	۱۸/۴/۷۹	۱	۱۹/۴/۷۹
بمبئی	۲۲/۲/۷۹	۴	۲۶	کالیکٹ	۱۹	۳	۲۲
عثمان آباد	۲۷	۱	۲۸	کوڈیاتھور	۲۲	۱	۲۳
حیدر آباد سکندر آباد	۱/۳/۷۹	۱۰	۱۱/۳/۷۹	کالیکٹ	۲۳	۱	۲۴
چنداپور ک[illegible] ریڈی	۱۱	۲	۱۳	پتھاپریم	۲۴	۱	۲۵
حیدر آباد	۱۳	۱	۱۴	کیرولائی	۲۵	۱	۲۶
شاد نگر	۱۴	۱	۱۵	منارگھاٹ	۲۶	۱	۲۷
جڑچرلہ	۱۵	۱	۱۶	الانلور	۲۷	۱	۲۸
محبوب نگر	۱۶	۱	۱۷	موریاکنی	۲۸	۱	۲۹
چنتہ کنٹہ	۱۷	۲	۱۹	آٹرا پورم	۳۰	۱	۱/۵/۷۹
اڈنکور	۱۹	۱	۲۰	آلپے	۱/۵/۷۹	۱	۲
یادگیر	۲۰	۳	۲۳	کرونا گاپلی	۲	۲	۴
[illegible]پور	۲۳	۱	۲۴	کوئیلون	۴	۱	۵
دیودرگ	۲۴	۱	۲۵	کوٹار	۵	۱	۶
بلاری	۲۶	۱	۲۷	ستان کولم	۶	۱	۷
ہبلی	۲۷	۱	۲۸	میلا پالیم	۷	۱	۸
ساونت واڑی	۲۸	۱	۲۹	شنکرن کوئیل	۸	۱	۹
ہبلی	۲۹	۱	۳۰	مدراس	۱۰	۵	۱۵
سورب	۳۰	۱	۳۱	اٹارسی	۱۶	۱	۱۷
ساگر	۳۱	۱	۱/۴/۷۹	جے پور	۱۸	۱	۱۹
شیموگہ	۱/۴/۷۹	۲	۳	کشن گڑھ	۲۰	۱	۲۱
بنگلور	۴	۴	۸	اودے پور	۲۲	۱	۲۳
سرکرہ	۸	۲	۱۰	کامٹہ	۲۴	۲	۲۶
گرال منجیشور مینگلور	۱۱	۲	۱۳	دہلی	۲۷	۲	۲۹
پینگاڈی	۱۳	۲	۱۵	قادیان	۳۱/۵/۷۹	-	-
کیننور کڈلائی	۱۵	۳	۱۸	—	-	-	-

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے بھتیجے عزیزم محمد ساجد سلمہٗ قریشی ابن برادرم محترم محمد صادق صاحب قریشی نے اللہ تعالےٰ کے فضل اور آپ سب کی دعاؤں کے طفیل کینیڈا سے کیمیکل انجینئرنگ میں پی۔ ایچ ڈی حاصل کرلی ہے اس کی آئندہ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز عزیز موصوف کی اہلیہ بفضلہ تعالےٰ اُمید سے ہے صالح اور نرینہ اولاد کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

اسی خوشی کے موقعہ پر والدہ صاحب محمد ساجد سلمہٗ نے شکرانہ فنڈ میں ۱۰/ روپے صدقہ فنڈ میں ۱۰/ روپے اور اعانت بدر میں ۵/ روپے ادا کئے ہیں فجزاھا اللہ تعالیٰ۔

خاکسار۔ ڈاکٹر محمد عابد قریشی شاہجہانپور۔

۲۔ مکرم شبیر احمد خاں صاحب درویش جو امرتسر ہسپتال میں بیمار ہیں۔ اب رو بصحت ہو رہے ہیں۔ اُن کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

ایڈیٹر بدر قادیان

اعلان نکاح و تقریب شادی

۱۔ عزیزہ امۃ الباسط نعیمہ سلمہا بنت مکرم بشیر الدین احمد صاحب کا برادرم مکرم احمد عبد الحکیم صاحب سلمہٗ ابن مکرم محترم مولوی احمد عبد اللہ صاحب فاضل مرحوم کے ہمراہ مبلغ ۵۰۰۰/ پانچہزار روپیہ حق مہر کے عوض میں مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۷۹ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ یادگیر میں خاکسار نے نکاح کا اعلان کیا۔ عزیزہ موصوفہ مکرم و محترم جناب سیٹھ عبد الحی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی نواسی اور قاری محمد عثمان صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔ اِس خاندان کو خدمتِ دین کے لحاظ سے جماعت میں ایک مقام حاصل ہے۔ اسی طرح محترم احمد عبد اللہ صاحب مرحوم کا خاندان بھی بفضلہ تعالیٰ مخلص اور جذبۂ خدمت رکھنے والا اور سلسلہ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے والا خاندان ہے۔

مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۷۹ء بروز اتوار مکرم احمد عبد الحکیم صاحب کے منجھلے بھائی احمد عبد المنان صاحب نے وسیع پیمانے پر دلیمہ کی دعوت دی جس میں احمدی مرد و مستورات کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔

اِس تقریب نکاح کے موقعہ پر مکرم بشیر الدین احمد صاحب نے اور مکرم احمد عبد الحکیم صاحب نے شادی فنڈ۔ درویش فنڈ اور اعانت بدر میں ہر ایک نے پندرہ پندرہ روپے (کل ۹۰/) روپیہ دیئے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

احباب کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے جماعت کے لئے خیر و برکت کا موجب بناوے۔ دینی و دنیاوی ترقی کے لئے مثمر ثمرات بناوے۔ آمین۔ خاکسار۔ محمد عمر مبلّغ سلسلہ مدراس نزیل حیدر آباد۔

۲۔ مورخہ ۲۳/۱۲/۷۸ کو خاکسار نے عزیزہ انور صابرہ بنت مکرم سید ملک صاحب آف یادگیر کا نکاح ہمراہ عزیز عبد الرؤف سلمہٗ ابن مکرم بشیر احمد صاحب شحنہ آف حیدر آباد بعوض گیارہ صد پچیس (۱۱۲۵) روپے حق مہر پر بعد نماز عصر یادگیر میں پڑھا۔

احباب جماعت سے جانبین کے لئے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اس موقع پر عزیز منور احمد سلمہٗ نے مبلغ پندرہ روپے شکرانہ فنڈ۔ اعانت بدر اور نشر و اشاعت میں ادا کئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار۔ منظور احمد مبلّغ سلسلہ احمدیہ یادگیر۔

ضروری اعلان

برائے خصوصی توجہ احباب جماعت و مبلّغین کرام

احباب جماعت اور مبلّغین کرام کو اس امر کا تو علم ہی ہوگا کہ ماہ اکتوبر ۱۹۷۸ء سے ڈاک کی شرح میں اضافہ ہو چکا ہے۔ اب ۲۵ نئے پیسے کے لفافہ میں صرف ۱۰ گرام کے وزن کی ڈاک ہی جا سکتی ہے۔ اس سے زائد (خواہ سوا دس گرام ہی کیوں نہ ہو) ۱۵ نئے پیسے زائد لگتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے کافی سے زیادہ دفتر کی ڈاک بیرنگ ہو کر آ رہی ہے اور وزن زیادہ ہونے کی وجہ سے ڈاک زائد رقم دے کر وصول کرنی پڑ رہی ہے۔ اگر احباب جماعت اور مبلّغین کرام ڈاک کو ارسال کرنے سے قبل اسے وزن کروا کر وزن کے مطابق ٹکٹ لگا کر پوسٹ کیا کریں تو ان کے خطوط بیرنگ نہیں ہونگے اور نظارت کو اخراجات ڈاک میں زیر بار نہیں ہونا پڑے گا۔

اس لئے نظارت ہذا جملہ احباب جماعت اور مبلّغین کو خصوصی توجہ دلاتی ہے کہ وہ ڈاک ارسال کرتے وقت ڈاک کو وزن کروا کر پورے ٹکٹ لگا کر پوسٹ کیا کریں۔ تاکہ نظارت ہذا کو بیرنگ ڈاک کے زائد اخراجات کا بوجھ برداشت نہ کرنا پڑے۔

اُمید ہے کہ احباب جماعت و جملہ مبلّغین آئندہ ڈاک کی ترسیل کے سلسلہ میں محتاط پہلو اختیار کر کے ممنون فرمائیں گے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ اکثر بعارضہ شدید سر درد بیمار رہتی ہیں جس کے باعث وہ خود بھی اور بچے بھی پریشان ہو جاتے ہیں۔ یہ عارضہ تقریبًا سوا دو سال سے ہے۔ میں خود بھی ان کی بیماری کے باعث کافی پریشان ہوں۔ احباب جماعت سے درد مندانہ درخواست ہے کہ اُن کی شفائے کاملہ عاجلہ اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار: منظور احمد مبلّغ سلسلہ احمدیہ

○ — محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو کافی عرصہ سے گھٹنوں میں درد کی تکلیف چلی آ رہی ہے۔ احباب مولانا صاحب موصوف کی کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں (ایڈیٹر بدر)

پیشگوئی مصلح موعود کے بارہ میں ـ چند روشن حقائق : بقیہ صفحہ ۹

(۱) لاہور میں مارچ ۱۹۴۴ء میں جلسہ مصلح موعود پر تقریر کرتے ہوئے حلفاً اعلان فرمایا کہ:۔
"آج میں اس جلسہ میں اس واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹیمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ (مرحوم) کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔
(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

(۱۱) اسی طرح حضور فرماتے ہیں:۔
"میں خدا سے خبر پا کر اعلان کرتا ہوں کہ وہ پیشگوئی جس کا ذکر حضرت مسیح موعود نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں فرمایا تھا پوری ہوگئی ہے خدا تعالیٰ نے رؤیا میں مجھے اطلاع دی کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق میں ہی ہوں۔ میں اس خدائے واحد لاشریک کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ یہ رؤیا جس کا ذکر میں نے کیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے میں نے خود نہیں سنایا۔"
(الفرقان قادیان اپریل ۱۹۶۶ء)

حرفِ آخر: بھائیو! اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمود کو نصف صدی سے زائد عرصہ تختِ خلافت پر متمکن رکھا اور آپ کے زریں عہدِ خلافت میں اکنافِ عالم میں تبلیغِ اسلام کا ڈنکا بجا۔ متعدد مشن اور مساجد قائم ہوئیں۔ بے شمار اسلامی لٹریچر شائع ہوا۔ اور آپ کے حلفیہ اعلانات اور دعاوی پر آپ کے زریں کارنامے اور خدائی تائید و نصرت کے نشانات شاہد ناطق ہیں۔ اب ہم سیدنا محمود کے حلفیہ اعلانات کو پیش کر کے اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں سے امید رکھتے ہیں کہ وہ مسئلہ خلافت اور پیشگوئی مصلح موعود پر غور فرمائیں گے۔ اور اختلافات کو ترک کر کے اتحاد و اتفاق کی طرف قدم بڑھائیں گے تا کہ خلافتِ حقہ سے وابستگی حاصل کر کے خدمتِ دین و اشاعتِ اسلام کی زیادہ سے زیادہ توفیق پائیں۔ وما علینا الا البلاغ

حضرت مصلح موعود کی آخری تحریک ـ وقفِ جدید

(بقیہ صفحہ ۱۳)

کیونکہ یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے کسی انسان کا نہیں ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے نہایت ولولہ انگیز رنگ میں فرمایا ہے:۔
"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"
(پیغام حضور رضی اللہ عنہ ۵ جنوری ۱۹۵۸)

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب احمدیوں کو ہمیشہ ہی اپنی قربانی کے معیار کو زیادہ سے زیادہ اونچا کرنے کی توفیق عطا کرے اور وہ دن قریب تر آجائیں جبکہ اسلام اور احمدیت ساری دنیا میں پھیل جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس روح آسمان سے یہ دیکھ کر خوش ہو جائے کہ جماعت احمدیہ نے اس فرض کو ادا کر دیا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس پر عائد کیا گیا تھا آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد
للہ رب العالمین

درخواستہائے دعا:

(۱) مکرم محمد لطیف شاکر صاحب مقیم لندن کی بچی عزیزہ شاہدہ شاکر گذشتہ کچھ روز سے بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ عزیزہ کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(۲) محترمہ ثریا صادق صاحبہ مقیم لندن کی صحت اکثر خراب رہتی ہے اور ان کے بچے امتحان دے رہے ہیں۔ محترمہ موصوفہ کی صحت و عافیت اور ان کے بچوں کے امتحانات میں اعلیٰ کامیابی اور ان کی جملہ مشکلات و پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد احمد عارف ناظر بیت المال آمد قادیان

ہریانہ کی ترقی کی کوشش ـ دیہاتی ترقی کے ذریعہ

میری سرکار نے وسیع دیہاتی ترقی کرنے کا عہد کیا ہے ہم نے سینچائی بجلی اور سڑکوں وغیرہ کی ترقی کے لئے 259 کروڑ روپے کی رقم منظور کی ہے جبکہ پہلی سرکار کے آخری سال یہ رقم صرف 169 کروڑ روپے تھی

دیوی لال

ترقیات پروگراموں کے حصے ـ دوران سال

دوران پروگرام ۲۱۰ کروڑ خرچ کئے جائیں گے جس میں سے ۱۹۲٫۴۳ روپے صرف دیہاتی ترقی پر خرچ کئے جائیں گے۔

پینے کا پانی: ۱۹۷۸-۷۹ء کے دوران پینے کے پانی کے پروگرام پر ۵٫۵۰ کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے یاد رہے کہ گذشتہ سال یہ رقم ۳٫۴۳ کروڑ روپے تھی۔

سینچائی: سینچائی پروگرام کو اولیت دی جائے گی ۱۹۷۸ء ۱۹۷۹ء کے دوران ۹۹٫۴۴ کروڑ روپے خرچ ہونگے جبکہ گذشتہ سرکار کے آخری سال اس پروگرام پر ۹۹٫۱۱ کروڑ روپے خرچ کئے گئے تھے۔

بھلائی صحت تعلیم وغیرہ: گذشتہ سال ۸٫۰۵ کروڑ خرچ کئے گئے تھے اس سال یہ رقم ۱۰٫۸ کروڑ روپے ہوئی۔

ہریجن چوپالیں

۵۰۰ سے زائد ہریجن آبادی والے ہر گاؤں میں جلدی ہی ایک ہریجن چوپال ہوگی ۱۹۷۸-۷۹ء کے دوران ایک کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے اور دو ہزار چوپالیں تعمیر ہو جائیں گی

ہریانہ دیہاتوں میں آباد ہے

دیہات کی ترقی ہریانہ کی ترقی ہے

جاری کردہ:۔
محکمہ تعلقات عامہ ہریانہ

پروگرام تبلیغی و تربیتی دورہ ۱۹۷۹ء جماعتہائے ہندوستان

نظارت دعوۃ وتبلیغ کے زیر انتظام علماء کرام کا ایک وفد مندرجہ ذیل تفصیل سے صوبہ جات بہار۔ اڑیسہ مغربی بنگال۔ اور مہاراشٹر کی جماعتوں کا تبلیغی وتربیتی دورہ کرے گا۔ جماعتیں اسی پروگرام کے مطابق اپنے ہاں تبلیغی جلسوں کے لئے انتظام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ علماءِ کرام کے اِس دورہ کو کامیاب کرے اور یہ دورہ ان جماعتوں کی دینی و رُوحانی ترقی کا باعث ہو۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

صُوبہ بہار:۔ موسٰی بنی مائینز ۱۶-۱۷-۱۸ر مارچ

صُوبہ اُڑیسہ:۔ سورو ۲۰ر مارچ

بھدرک ۲۱ر مارچ

کیرنگ ۲۳-۲۴-۲۵ر مارچ

سونگھڑہ ۲۶ر مارچ

کٹک ۲۷ر مارچ

کرڈاپلی ۲۸ر مارچ

پنکال ۲۹ر ۳۰ر مارچ

روانگی از پنکال برائے کلکتہ ۳۱ر مارچ۔

صُوبہ مغربی بنگال:۔ مضافاتِ کلکتہ جلسے یکم اپریل تا ۵ اپریل

کلکتہ کانفرنس ۶ر ۷ر ۸ر اپریل

صُوبہ بہار:۔ بھاگلپور ۱۰ر اپریل

خانپور ملکی مونگھیر ۱۱ر اپریل۔

رانچی کانفرنس ۱۳-۱۴-۱۵-اپریل

پھیرہ بھرت پور ۱۷ر اپریل۔

مہاراشٹر:۔ بمبئی کانفرنس ۲۹-۳۰ر اپریل۔

نوٹ:۔ کیرالہ کانفرنس شیموگہ اور بنگلور کے جلسوں کے بارہ میں تاریخوں کا فیصلہ کرکے انشاء اللہ چند یوم تک اعلان کردیا جائے گا ؞

محقق مرحوم کی کتابیں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہت سے بزرگوں نے شکایت کی تھی کہ میرے دادا مرحوم جناب سید شفیع احمد محقق دہلوی کی ادبی اور تحقیقی کتابیں کمیاب اور نادر ہیں۔ چنانچہ میرا ارادہ انہیں دوبارہ شائع کرنے کا ہے۔ اگر کوئی بزرگ حسبِ ذیل کتابوں میں سے کوئی کتاب بھی قیمتاً۔ ھدیتاً یا عاریتاً مجھے بذریعہ رجسٹری روانہ فرمادیں تو مَیں ممنون ہوں گی۔

(۱) محقق (۲) قولِ سدید (۳) کذّابوں کا انجام (۴) مرزائی۔ (۵) دُوربین ؞

خاکسار: سارہ برکات ایم۔ اے۔

SARAH BARAKAT, TATA EXPORTS LTD.
BOMBAY – AGRA ROAD,
DEWAS (M.P.)

یومِ مصلح موعودؓ

جیسا کہ نظارت ہذا کی طرف سے پہلے اعلان کیا جاچکا ہے کہ احبابِ جماعت ۲۰ر فروری ۱۹۷۹ء کو اپنی اپنی جماعتوں میں "یومِ مصلح موعود" منائیں۔ اس موقعہ پر اجلاس منعقد کرکے تقاریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود پیش کرکے اس پیشگوئی کے پُورا ہونے کے دلائل نیز حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکیزہ سیرت اور آپ کے دینی کارناموں کو بیان کیا جائے۔ مبلغینِ کرام اور سیکرٹریانِ تبلیغ ان جلسوں کی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں ؞

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

چندہ وقفِ جدید ﴿ احباب اپنے سابقہ وعدوں کو جلد پُورا کریں!

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے خاص توجّہ کی تلقین فرمائی ہے۔ اُمید ہے کہ احباب اپنے پچھلے سال کے وعدے جلد از جلد پورا کریں گے۔ تمام احباب کی طرف سے ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے متوقع آمد میں بہت کمی ہے۔ نیز نئے سال کے وعدے اضافہ کے ساتھ لئے جائیں اور رقوم وصول کی جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل کرکے برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ؞

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

پیشگوئی دربارہ مصلح موعودؓ — بقیہ اداریہ (صفحہ ۲)

آپ جانتے ہیں؟ وُہ موعود فرزند جس کو الہامِ الٰہی میں مصلح موعود کے نام سے یاد کیا گیا اور جس کے متعلق آج سے ہزاروں سال پہلے خبر دی گئی تھی وُہ کون تھا۔! حضرت امام مہدی علیہ السلام کو دی گئی بشارت کے مطابق جبکہ آپؑ کی عمر ۵۴ سال کی تھی۔ نو سال کے اندر اندر پیدا ہونے والا وہ موعود فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا وُجود تھا جو ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو قُدرت، رحمت، اور قُربت کے نشان کے طور پر، دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ دُنیا پر ظاہر کرنے کے لئے رُوح الحق کی برکتوں کے ساتھ دُنیا میں آیا۔ اور پچیس برس کی عمر میں مسیح محمدیؐ کے تخت پر بیٹھ کر اکیاون سال تک اسیروں کی رُستگاری کا موجب بنا اور قوموں کو برکت عطا کرتا رہا۔ اور بالآخر زمین کے کناروں تک شہرت پاکر ۷ر نومبر ۱۹۶۵ء کو اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا گیا۔

اگر اب بھی اِس چودھویں صدی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ اس عظیم الشان نشانِ رحمت کے ظہور کی نسبت کچھ شک ہو تو خدا تعالیٰ کی اِس حجّت کو پیشِ نظر رکھو کہ:

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل اور احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچّا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز نہ پیش کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۲۶)

پس مبارک ہے وُہ شخص جو اس آسمانی نشان کو بصیرت کی نگاہ سے دیکھے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کو سمجھنے کی کوشش کرے۔

وَاللّٰہُ الْھَادِیْ وَالْمُوَفِّقُ

محمد انعام غوری

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR,
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES:- 52325/52686 P.P.

ویرائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور۔

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے اٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS-600004.
PHONE NO. 76360.

اٹو ونگس

حضرت مصلح موعودؓ کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نُبذۃٌ مِّن کلامِ سیّدنا المُصلح الموعود رضی اللہ عنہ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"نادان انسان ہم پر یہ الزام لگاتا ہے کہ مسیح موعود کو نبی مان کر گویا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ اُسے کسی کے دِل کا حال کیا معلوم۔ اُسے اُس محبّت اور پیار اور عشق کا علم کس طرح ہو جو میرے دِل کے ہر گوشہ میں محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ وہ کیا جانے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت میرے اندر کس طرح سرایت کر گئی ہے۔ وہ میری جان ہے۔ وہ میرا دل ہے۔ میری مُراد ہے۔ میرا مطلوب ہے۔ اُس کی غلامی میرے لئے عزّت کا باعث ہے۔ اُس کی کفش برداری مجھے تختِ شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتی ہے۔ اُس کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہت ہفت اقلیم ہیچ ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے۔ پھر میں کیوں نہ اُس سے پیار کروں۔ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے، پھر میں کیوں اُس سے محبّت نہ کروں۔ وہ خدا کا مقرّب ہے، پھر میں کیوں اُس کا قُرب تلاش نہ کروں۔ میرا حال مسیح موعودؑ کے اِس شعر کے مطابق ہے

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم ٭ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۸۵، ۸۶)

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے ۔۔۔ کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
مرا دل اُس نے روشن کر دیا ہے ۔۔۔ اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے
خبر لے اے مسیحا دردِ دل کی ۔۔۔ ترے بیمار کا دم گھٹ رہا ہے
مرا ہر ذرّہ ہو قربانِ احمدؐ ۔۔۔ مرے دل کا یہی اِک مدّعا ہے
اُسی کے عشق میں نکلے مری جاں ۔۔۔ کہ یادِ یار میں بھی اِک مزا ہے
مجھے اِس بات پر ہے فخر محمودؔ
مرا معشوق محبوبِ خدا ہے

ظہورِ مہدئ آخر زماں ہے ۔۔۔ سنبھل جاؤ کہ وقتِ امتحاں ہے
محمدؐ میرے تن میں مثلِ جاں ہے ۔۔۔ یہ ہے مشہور جاں ہے تو جہاں ہے
گیا اسلام سے وقتِ خزاں ہے ۔۔۔ ہُوئی پیدا بہارِ جاوداں ہے
اگر پُوچھے کوئی عیسیٰ کہاں ہے ۔۔۔ تو کہہ دو اُس کا مسکن قادیاں ہے
ہر اک دُشمن بھی اب رطب اللساں ہے ۔۔۔ مرے احمدؐ کی وہ شیریں زباں ہے
نہیں اسلام کو کچھ خوف محمودؔ
کہ اِس گلشن کا احمدؐ باغباں ہے

بابِ رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائے گا ۔۔۔ جب تمہارا قادرِ مطلق خدا ہو جائے گا
جو کہ شمعِ روئے دلبر پر فدا ہو جائے گا ۔۔۔ خاک بھی ہو گا تو پھر خاکِ شفا ہو جائے گا
جس کو تُم کہتے ہو یارو یہ فنا ہو جائے گا ۔۔۔ ایک دن سارے جہاں کا پیشوا ہو جائے گا
دیکھ لینا ایک دن خواہش بر آئے گی مری ۔۔۔ میرا ہر ذرّہ محمدؐ پر فدا ہو جائے گا
نقشِ پا پر جو محمدؐ کے چلے گا ایک دِن ۔۔۔ پیروی سے اُس کی محبوبِ خدا ہو جائے گا
نائبِ خیر الرسلؐ ہو کر کرے گا کام یہ ۔۔۔ وارثِ تختِ محمدؐ میرزا ہو جائے گا
عشقِ مولیٰ دل میں جب محمودؔ ہو گا موجزن
یاد کر اُس دن کو تُو پھر کیا سے کیا ہو جائے گا